# مودّت کی روشنی

بتول مسرت

# مودّت کی روشنی

مسرّت بتول

روایت پبلی کیشنز، راولپنڈی

0343 2464235

# ضابطہ

---

جملہ حقوق بحق شاعرہ محفوظ ہیں۔


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | مودّت کی روشنی |
| شاعرہ | : | بتول مسرت |
| ای میل ایڈریس | : | mussarat.batool@gmail.com |
| سنِ اشاعت | : | جولائی 2024 |
| کمپوزنگ | : | زین ابوطالب زیدی، ماہوز اکمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد |
| پروف ریڈنگ | : | شہزاد عادل، عارف خیام راؤ |
| مطبع | : | محمود برادرز پرنٹنگ پریس، گوالمنڈی، راولپنڈی |
| قیمت | : | 1100 روپے |

تزئین و اہتمام

روایت پبلی کیشنز، راولپنڈی

رابطہ 0343-2464235

# انتساب

پنجتنؑ پاک کے نام

# فہرست


- اظہارِ تشکّر (بتول مَسرّت) 13
- اظہارِ خیال (سید مقبول زیدی) 16
- مودت کی روشنی کا سفر (ساغر ہاشمی) 18
- مسرت بتول کی مودت کی روشنی کا ایک جائزہ (پروفیسر ریاض احمد قادری) 21

---

1)۔ دربارِ علمدار سے جو آتی ہے خوشبو 27
2)۔ چلی ہے بن کر خیال خوشبو 29
3)۔ انگوٹھی کو نگینہ چاہیے ہے 30
4)۔ مَیں کیا بتاؤں کسی کو کہ کیا مدینہ ہے 32
5)۔ بنیادِ حرفِ کُن ہے عمارت زمین کی 34
6)۔ طیبہ کے نُورِ پاک سے نسبت مِلی مجھے 36
7)۔ سنی کسی نے کہاں وقت پر صدائے حُسینؑ 38
8)۔ میری مدد کو آیئے مولائے کائنات 39
9)۔ جب بھی قصّہ سُنا ہے پیاسوں کا 41

10)۔ ہو جائے کرم مجھ پہ بھی محبوبِ خُدا کا 42
11)۔ قلب و نظر پہ ایسا ہے غلبہ حُسینؑ کا 44
12)۔ کلامِ ربِّ دو عالم کلام اُن کا ہے 46
13)۔ بے سہاروں کو ہے دُنیا میں سہارا تیرا 48
14)۔ جو ضوفشاں ہے وہ عہدِ حسیں حُسینؑ سے ہے 50
15)۔ مجھ پر کرم یہ خاص میرے مصطفیٰؐ کا ہے 51
16)۔ گٹھڑی میں ڈال کر تھے جو لائے حُسینؑ نے 53
17)۔ زمیں بنائی گئی کس کے آستاں کے لیے 55
18)۔ رسولِ اکرمؐ کا خواب زہرا اسلام اللہ علیہا 56
19)۔ حُسینؑ و حسنؑ کا وسیلہ ملا ہے 58
20)۔ رسولِ پاکؐ کی مدحت لکھوں گی 60
21)۔ دُرودِ پاک میں سب کی بقا ہے 62
22)۔ دُنیا حُسینؑ کی ہے زمانہ حُسینؑ کا 64
23)۔ محوِ دُعا کھڑی ہوں درِ بوتراب پر 66
24)۔ یہی تو درس ملا مجھ کو زندگی کے لیے 67
25)۔ خنجر کی کُند دھار نہ رکھ دے اُچھال کے 69
26)۔ منقبت مولا رضاؑ 70
27)۔ زمانہ بھولے گا کیسے بتول کے دَر کو 72
28)۔ کتنا عظیم تر ہے یہ رُتبہ بتول سلام اللہ علیہا کا 74
29)۔ سجدۂ پُر کیف مولا کا جہاں تحریر ہے 75

30)۔ مباہلہ 77
31)۔ داستانِ کربلا تحریر ہے 79
32)۔ ہے تڑپ دِل میں کہ مَیں گنبدِ خضریٰ دیکھوں 81
33)۔ جیسے کہ ربط زیست کا آب وہَوا سے ہے 83
34)۔ منقبت امام زمانؑ 85
35)۔ درِ حُسینؑ پہ کرتی ہوں التجا پیہم 87
36)۔ سواری جن کی ہے سرکار پیہم 89
37)۔ نر جس کا چاند چمکے گا کعبے میں ایک دِن 91
38)۔ دردوالم کا نام ہے عنوانِ کربلا 92
39)۔ کام بگڑے ہوئے سب میرے بنائے حیدرؑ 93
40)۔ امامِ حق ہیں بُلاتے فضا بُلاتی ہے 94
41)۔ جوانتخاب ہیں عالم میں نینوا والے 96
42)۔ عباس کہاں کھو گئے تم شامِ الم میں 98
43)۔ منقبت ابوطالبؑ 99
44)۔ جس طرح سے ہے تنفس کو ہَوا کی آرزو 101
45)۔ منقبت ابوطالبؑ 103
46)۔ زَر کی ہی آرزو ہے نہ دُنیا کی آرزو 104
47)۔ منقبت جنابِ ابوطالبؑ 106
48)۔ وہ خوش نصیب ہیں جو بھی سلام لکھتے ہیں 108
49)۔ جاں سرورِ عالم پہ فِدا کرتے رہیں گے 110

50)۔ ابنِ علیؑ کے خون کی تاثیر دیکھنا 112
51)۔ بزمِ ہستی کا اُجالا آپؐ ہیں 114
52)۔ پنجتنؑ پاک کو ہی نورِ خُدا کہتے ہیں 116
53)۔ جنت سے چلی بادِ صبا مانگ رہے ہیں 118
54)۔ تلاشِ آلِ محمدؐ میں چار سُو دریا 119
55)۔ آرزو دِل کی مدینہ دیکھنا 121
56)۔ زندگی کا مزہ حُسینؑ سے ہے 123
57)۔ آلِ نبیؐ کے ساتھ ہیں حیدرؑ کے ساتھ ہیں 125
58)۔ لعل و گوہر کو ایسے لُٹایا حُسینؑ نے 126
59)۔ مجھے یہ ناز کہ رہبر ہیں کربلا والے 128
60)۔ اے کاروانِ عشق کی پہچان مرحبا 130
61)۔ ذکرِ احمدؐ سے محفل سجایا کرو 132
62)۔ جلالِ حُسنِ رسالت مآب دیکھا ہے 134
63)۔ عباس باوفا پہ کروڑوں سلام ہوں 136
64)۔ نوکِ نیزہ پہ فروزاں ہے جو انکار کے ساتھ 138
65)۔ ہر دِل میں فروزاں ہے جو شبیرؑ کا غم ہے 140
66)۔ بے مثل تیرے سارے ہیں افکار مرحبا 142
67)۔ رسول پاکؐ کی عظمت کا معجزہ ہے حُسینؑ 144
68)۔ مشکل میں جب بھی مَیں نے پُکارا ہے یا حُسینؑ 146
69)۔ لے چلا دِل مجھے یوں دُعا کے قریب 148

70۔ کون سمجھے گا عظمتِ مولا حُسینؑ 150
71)۔ دل و جگر کا سکون و قرار ابنِ علیؑ 152
72)۔ کرنے کو دیدار چلی ہوں 154
73)۔ غلام کہتے ہیں آقاؑ تمہیں سلام تمام 156
74)۔ سلام بحضور خدیجہ طاہرہؑ 158
75)۔ سادات کے ہم لوگ عزادار ہیں ہر پل 160
76)۔ دُنیا میں اِس لیے بھی ہے توقیرِ کربلا 162
77)۔ زمینِ کوفہ پہ خونِ ایمان بہہ رہا ہے 164
78)۔ درِ حُسینؑ کا خود کو غلام لکھتی ہوں 165
79)۔ سرکارِ دو عالمؐ کا وہ سالار علیؑ ہے 167
80)۔ لکھا ہے حق کا خون سے منشور دشت میں 169
81)۔ طیبہ سے آ کے پھیل گیا نور دشت میں 171
82)۔ شعورِ عشقِ ولایت کی روشنی کرتے 173
83)۔ کتنی بُلندیوں پہ ہے ایوانِ فاطمہؑ 175
84)۔ دُنیا میں بے مثال ہے عظمت حُسینؑ کی 177
85)۔ مدینے سے سفر ہے کربلا تک 179
86)۔ جنابِ غازیؑ نے روشن کیے وفا کے چراغ 181
87)۔ خونِ مظلوم میں ڈوبی یہ صدا آتی ہے 182
88)۔ دُشمنوں کے واسطے دیوار زین العابدینؑ 184
89)۔ علیؑ کے لہجے میں زینبؑ نے جو کلام کیا 186

90)۔ علم اُٹھایا تو منظر پہ چھا گئے غازیؑ 187
91)۔ قرآں تیری خاطر ابھی مصروفِ ثنا ہے 189
92)۔ سب سے بُلند تر ہے فضیلت حُسینؑ کی 191
93)۔ حسنؑ کی، ابنِ علیؑ کی، علیؑ کی چوکھٹ پر 193
94)۔ جو کربلا کی خاک تھی خاکِ شِفا بنی 195
95)۔ ہر ایک سخن وَر کو ہے مدحت کی اجازت 197
96)۔ مدینے سے سفر ہے کربلا کا 199
97)۔ درِ شبیرؑ سے نسبت ہے میری 201
98)۔ یہ سوچتی ہوں کہ ایسا کوئی سلام لکھوں 203
99)۔ کربلا کے کارواں کے مردِ میداں کو سلام 204
100)۔ مرا سلام میرے غم کی ترجمانی ہے 206
101)۔ جبیں کو دے میری اِک بار چوکھٹ 208
102)۔ سناں کی نوک پہ روشن جو سَر حُسینؑ کا ہے 210
103۔ تیرے چرچے کو بکُو دشمن ترا گمنام ہے 212
104)۔ لیکر علیؑ سے دولتِ عرفانِ کربلا 213
105)۔ ظُلمت کدوں سے جتنی رہی دُور روشنی 216
106)۔ صدقہ درِ بتولؑ یہ فن دیجئے حضورؐ 218
107)۔ وفا شناس نگہباں سخی ابوطالبؑ 220
108)۔ ہماری آنکھ میں اک کربلا ہے 222
109)۔ میری آنکھیں اے میرے خدا دیکھ لیں 224


❖.....❖.....❖.....❖

# اظہارِ تشکر

میں سب سے پہلے رب ذوالجلال کا بے حد شکر ادا کرتی ہوں کہ اس کی خاص کرم نوازی سے مجھ بے مایہ کو نبی پاک اور آل نبی پاک کی حمد وثنا کرنے کا موقعہ ملا۔

دو جہانوں میں یہ وہ نفوس قدسی ہیں کہ جن کی مدحت ہر صاحب ایمان کی عبادت ہے یوں تو کائنات کی تمام مخلوق چرند پرند، نجوم و کہکشاں، شمس وقمر، ارض وسما، جن وانس اور سبھی اہل ایمان حضور نبی پاک ﷺ اور آل نبی پاک علیہم السلام کی بارگاہ میں عقیدت ومودّت کے نذرانے پیش کرتے ہیں لیکن بزم سخنوری میں وہی خوش بخت لوگ جلوہ افروز ہوتے ہیں جو نعت وسلام اور منقبت کی سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ میری خوش بختی ہے کہ مجھے درِ زہرا کی کنیزی کے صدقے میں سخن کی یہ دولت نصیب ہوئی۔

ویسے تو میرے خاندانی پس منظر میں شعروادب سے کسی کی وابستگی نہیں نہ ہی خاندان میں کوئی قابلِ ذکر ادبی شخصیت ہے۔

لیکن یہ ضرور ہے کہ ہمارے خاندان میں میلاد اور مجالس کی محافل منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ جس میں نبی پاک کی نعتیں پڑھی جاتی ہیں اور مرثیے، نوحے اور سلام

مولا حسین اوران کے جانثاروں کے نام پڑھے جاتے ہیں۔

یہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کے اثرات میرے دل ودماغ پر کچھ اس طرح مرتب ہوئے کہ مجھ پر دِرِ زہرا کے صدقے میں کرم ہوگیا اور یوں میرے تخلیق کے گلشن میں نعت ومنقبت کے پھول کھلنے لگے۔

میں غیر اِرادی طور پر مودّت وعقیدت کی روشن شاہراہ پر چلنے لگی۔

اِسی دوران میرا کراچی کی معروف ادبی تنظیم سلام گزار ادبی فورم انٹرنیشنل کے بانی اور چیئر مین محترم جناب سیّد مقبول زیدی صاحب سے رابطہ ہُوا۔ سیّد مقبول زیدی صاحب ملکی سطح پر ایک نامور اور سینئر شاعر اور ادیب ہیں مقبول زیدی صاحب نے شاعری میں میری بہت رہنمائی بھی کی اور حوصلہ افزائی بھی۔

سلام گزار ادبی فورم انٹرنشنل کے زیرِ اہتمام ہر ماہ پاکستان کے مختلف شہروں میں ردیفی مشاعرے ہوتے ہیں، جن میں مجھے بھی شامل ہونے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔

سلام گزار ادبی فورم انٹرنشنل نے مجھ سمیت بہت سے نئے لکھاریوں کو سچا اور کھرا پلیٹ فارم مہیا کیا۔

عام طور پر اس ادبی تنظیم سلام گزار ادبی فورم انٹرنیشنل میں ردیفی مشاعرے ہوتے ہیں یوں مجھ میں نعت اور منقبت لکھنے کا حوصلہ بڑھا اور اس طرح میں مسلسل لکھنے لگی۔

شعر وادب کے اسی سفر میں فیس بک کے توسط سے میرا تعارف فیصل آباد کے معروف اور مشہور شاعر ساغر ہاشمی صاحب سے بھی ہوا۔

بطور سینئر شاعر ساغر ہاشمی صاحب نے نہ صرف میری حوصلہ افزائی کی بلکہ

شاعری کے سلسلے میں مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔ ''مودت کی روشنی'' کتاب کو مرتب کرنے کے سلسلے میں میری مدد بھی فرمائی۔

کتاب کی کمپوزنگ کے سلسلے میں ساغر ہاشمی صاحب نے فیصل آباد کے ہی علی حسن زیدی صاحب کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے ''مودّت کی روشنی'' کی ابتدائی کمپوزنگ کی۔ بعدازاں ٹیکسلا سے تعلق رکھنے والے سینئر شعراء شہزاد عادل اور عارف خیام راؤ نے نہ صرف باریک بینی سے کتاب کی پروف ریڈنگ کی بلکہ شاعری کے سلسلے میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ احسن انداز میں کتاب کی تزئین واشاعت کا بھی اہتمام کیا۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محترم سیّد مقبول زیدی صاحب، محترم ساغر ہاشمی صاحب، جناب علی حسن زیدی، جناب شہزاد عادل اور جناب عارف خیام راؤ کی بے حد شکر گزار ہوں جن کی کوششوں اور کاوشوں سے کتاب ''مودّت کی روشنی'' پایۂ تکمیل کو پہنچ پائی۔

بتول مَسرَّت

# اظہارِ خیال

تقدیسی ادب کی اگر مزید درجہ بندی کی جائے تو رثائی ادب کے حوالے سے غزل کی ہیت رکھنے والی ایک صنف، سلام کی صورت سامنے آجاتی ہے، جو کہ بہت عرصے سے تنزلی کا شکار تھی جسکی وجہ مسالموں کا محدود انعقاد تھا جو کہ امام بارگاہوں تک محدود ہو کر رہ گیا تھا اور جس میں ایک طرف تو شاعرات کی شرکت ممکن نہ ہوتی تھی دوسرے اس صنف پر مسلک کی چھاپ بھی لگ جاتی تھی۔

یہ دیکھتے ہوئے راقم نے سن 2008 میں سلام گزار ادبی فورم انٹرنشنل نامی ادبی تنظیم تشکیل دی اور کراچی سے ماہانہ ردیفی مسالموں کا نہ صرف آغاز کیا بلکہ اس مسالموں میں پڑھا جانے والا کلام کتابی شکل میں شائع بھی کیا۔ دھیرے دھیرے یہ ماہانہ مسالمے کوئٹہ لاہور، اسلام آباد، گجرانوالہ، فیصل آباد، بہاولپور، ملتان، خیر پور اور

تاندیہ والا تک منعقد ہونے لگے۔ان کی چند محافل ملک سے باہر بھی منعقد ہوئیں سو اسلام آباد کی محافل میں جو میزبان مری ٹیم کا حصہ رہے۔ان میں ایک نام ڈاکٹر بتول مسرت کا ہے۔

ڈاکٹر بتول مسرت شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین منتظم بھی ہیں۔اُن کے کلام میں کربلائی استعاروں اور تشبیہات کے ساتھ ندرتِ خیال اور عمدہ مضمون آفرینی سلیقے سے سلامیہ تخلیقات کا اس طرح جز بنتے ہیں کہ قاری کے قلب ونظر ایک مودتی روشنی سے جگمگا اٹھتے ہیں اور یوں مودّت کی روشنی ایک کتاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

مری دعا ہے کہ پروردگار ان کے قلم کی یہ روشنی کبھی کم نہ کرے اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کے صدقے انہیں صحت وسلامتی کے ساتھ مزید ترقی عطاء فرمائے۔(آمین)

سید مقبول زیدی

کراچی

# مودت کی روشنی کا سفر

دنیائے شاعری میں یوں تو ہر صنفِ سخن میں لاکھوں شاعر، شاعری ہی کرتے ہیں مگر نعت وسلام اور منقبت کی شاعری وہ واحد صنف شاعری ہے جو کہ صرف نصیب والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

ایسے ہی ایک نصیب والی شاعرہ بتول مسرت ہے کہ جو اپنی نعت، سلام اور منقبت کی شاعری میں منفرد اور باکمال ہے۔

بتول مسرت جو کہ اپنے نسب سے بھی اور اپنے حسب سے بھی نبی پاک ﷺ اور آل نبی پاک سے نسبت رکھتی ہے۔

بتول مسرت ایک طویل عرصے سے شاعری کی مختلف اصناف میں شاعری کر رہی ہیں غزل اور نظم بھی لکھتی ہیں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ نعت، سلام ومنقبت میں

بتول مسرت عمدگی سے اور مکمل مودّت سے لکھتی ہیں۔اُن کی لکھی ہوئی نعت ومنقبت میں ایک لاجواب عقیدت کا رنگ جھلکتا ہے۔

جس آسانی اور روانی سے بتول مسرت صاحبہ نعت سلام اور منقبت کہہ لیتی ہیں اس سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ نبی پاک کا اور آلؑ نبی ﷺ پاک کا ان پر خاص کرم ہے۔

بتول مسرت کے شعری اظہار میں محض موضوع کا ادراک یا قدرت اظہار نہیں بلکہ اصل بات ان کے اظہار کی خوبصورتی بھی ہے۔

بتول صاحبہ کی نعت پاک کے اشعار دیکھیئے :

طیبہ کے نور پاک سے نسبت ملی مجھے
ان کے کرم سے آج یہ عزت ملی مجھے
لکھی ہے نعتِ پاک تو یہ معجزہ ہوا
پرنور بے مثال سی راحت ملی مجھے

الفاظ مودت میں اسی وقت ڈھلتے ہیں جب روح میں عقیدت کی روشنی پھوٹتی ہو جب کسی شاعر کی سوچیں درودوسلام سے مہکتی ہوں۔

عقیدت کا یہ رنگ بھی دیکھیئے :

یہی تو درس ملا مجھ کو زندگی کے لیے
ہر ایک سانس کروں وقف میں علی کے لیے
درِ بتول سے خیرات مانگ نسبت کی
یہی خزینہ ضروری ہے زندگی کیلیے

بتول صاحبہ نے اپنی مودت اور محبت کو جس انداز سے لفظوں میں ڈھالا ہے وہ ان کی روح کی آواز ہے۔

بتول صاحبہ کی فکر اور روح کو مودّت اور عقیدت کی جو روشنی نصیب ہوئی ہے وہ ان کی زندگی کا حقیقی اثاثہ بھی ہے اور شفاعت کا حاصل بھی۔

بتول صاحبہ کی نعتیہ اور مناقب کی اس شاعری میں قاری کو فنی پختگی اور قادرالکلامی تو شاید نظر نہ آئے مگر نبی پاک سے اور اہل بیت سے مودّت کا اُلفت کا عقیدت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ضرور نظر آئے گا جو بظاہر اپنی حد میں ہے مگر جذبۂ عشق میں لامحدود ہے۔

مذہبی عقیدت کی شاعری اہلِ دل کے لیے سرمایۂ جاں ہوتی ہے اور تزکیہ نفس کا ذریعہ بھی۔

میری دعا ہے کہ بتول صاحبہ کی یہ نعت، سلام و مناقب کی شاعری ان کے لیے بخشش کا وسیلہ بنے۔ آمین

ساغر ہاشمی

فیصل آباد

# مسرت بتول کی مودت کی روشنی کا ایک جائزہ

کربلا کا سانحہ اسلامی تاریخ کا ایک لہورنگ سانحہ ہے کہ اس کا ذکر آتے ہی آنکھیں بھی چھلک جاتی ہیں اور دل بھی لہولہو ہو جاتا ہے۔اس سانحہ نے اردو میں سلام ومنقبت کی شاعری اور خاص طور پر مرثیہ نگاری کی بنیاد رکھی اور اردو ادب کا دامن مالا مال کر دیا۔اس واقعہ میں اتنی تشبیہات، استعارات، تلمیحات اور صنائع بدائع ہیں کہ شاید ہی کسی اور واقعہ میں ہوں۔اردو شاعری میں سلام، منقبت مرثیہ کی روایت بہت پرانی ہے۔آج تک شعرائے کرام اس واقعہ پر لکھتے چلے آرہے ہیں اور ابھی بھی تشنگی باقی ہے۔

معروف سلام گذار شاعرہ محترمہ مسرت بتول نے اپنے مجموعہ مناقب وسلام "مودت کی روشنی" میں شہدائے کربلا کے حضور سلام ومنقبت اور مودت ومحبت کے نذرانے پیش کئے ہیں اور نہایت قرینے اور سلیقے سے کئے ہیں۔انہوں نے نہایت مہارت، فنی استاکاری اور چابک دستی سے یہ فریضۂ شعر ادا کیا ہے۔

انہوں نے اپنے مجموعہ میں نعت رسول کریم بھی شامل کی ہے ان کی نعتیہ

شاعری ملاحظہ فرمائیں:

انگوٹھی کو نگینہ چاہئیے ہے
ہمیں ان کا مدینہ چاہئیے ہے

ایک دوسری نعت میں کہتی ہیں:

میں کیا بتاؤں کسی کو کہ کیا مدینہ ہے
برائے لطف و کرم راستہ مدینہ ہے
طیبہ کے نور پاک سے نسبت ملی مجھے
ان کے کرم سے آج یہ عزت ملی مجھے
ہو جائے کرم مجھ پہ بھی محبوبِ خداؐ کا
ہونٹوں پہ رہے ذکر مرے صلِ علیٰ کا
کلامِ رب دوعالم کلام انؐ کا ہے
ہماری فہم سے بالا مقام انؐ کا ہے
بے سہاروں کو ہے دنیا میں سہارا تیرا
دونوں عالم میں فقط رتبہ ہے اعلیٰ تیرا

مدینہ ان کی سوچ کا مرکز ومحور ہے اور وہیں سے ان کی تمام امیدیں وابستہ ہیں۔ وہ اپنی ہر آرزو مدینہ ہی سے پوری ہونے کی تمنا کرتی ہیں۔

سلام ومنقبت ان کا خاص میدان ہے اس میدان میں انہوں نے اپنے قلم سے عقیدت ومحبت کے جوہر دکھائے ہیں۔ نئی نئی زمینوں، نئی نئی ردیفوں اور نئے نئے قافیوں سے سلام ومنقبت کے فن پارے پیش کرتی ہیں اور ہر سلام ومنقبت میں نیا ہی

مضمون لے کر آتی ہیں جو ان کی فنی پختگی، مشق، مہارت اور علم الکلام پر دسترس کا بین ثبوت ہے۔ خوشبو کی ردیف میں دو تین سلام کہہ دئے ہیں۔

دربارِ علم دار سے جو آتی ہے خوشبو
اک رنگِ وفا دنیا میں پھیلاتی ہے خوشبو
چلی ہے بن کر خیال خوشبو
حسینت کی کمال خوشبو

ایک اور سلام زمین کی ردیف میں کہتی ہیں اور کمال کے شعر نکالتی ہیں:

بنیاد حرفِ کن ہے عمارت زمین کی
آلِ نبی نے پائی صدارت زمین کی

حضرت امام حسینؑ کی عظیم اور لازوال قربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آج دنیا میں جو صدائے حق بلند ہوتی ہے وہ حضرت امام حسینؑ کی صدا ہے۔

صداقتوں کی حقیقت بیان کرتی ہوئی
زمیں سے تا بہ فلک گونجتی صدائے حسینؑ

وہ اپنی مناجاتوں اور استغاثہ و فریاد میں بھی شہدائے کربلا کو یاد کرتی ہیں اور ان کے وسیلے سے نجات اور فلاح پانا چاہتی ہیں۔

میری مدد کو آیئے مولائے کائنات
بگڑی مری بنایئے مولائے کائنات

دل کی مراد پوری ہو حسنینؑ کے طفیل
دنیا مری بسایئے مولائے کائنات

وہ روایتی قسم کے سلام نہیں لکھتیں بلکہ ان کے ہاں تغزل ہے، جدت ہے نیا پن ہے۔ غزل کے تمام قرینوں اور سلیقوں کو برتتی ہیں، غزل کے علائم و رموز اور تمام نزاکتوں کے ساتھ سلام کہتی ہیں۔ ان کی ادبی تربیت ایک خالص غزل کے ماحول میں ہوئی ہے:

جب بھی قصہ سنا ہے پیاسوں کا
دل میں اترا ہے درد لفظوں کا
راہ، حق میں ستم کے ہاتھوں سے
قافلہ لٹ گیا ہے پھولوں کا

مولانا محمد علی جوہرؒ نے کہا تھا:

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

محترمہ مسرت بتول کہتی ہیں:

اسلام کی عظمت کی بقا سجدۂ شبیرؑ
مقروض ہے اسلام شہِ کرب و بلا کا

اس سے علم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں اسلاف کا استادانہ رنگ بھی پایا جاتا ہے اور ان کی سلام کی روایت سے وابستگی بہت گہری ہے۔

امام عالی مقامؑ کی ذاتِ گرامی سے عشق ان کی رثائی شاعری کی بنیاد اور خمیر ہے۔ جو شاعر ذاتِ شبیرؑ سے عشق نہ کرے وہ سلام کہہ ہی نہیں سکتا۔ انہیں ہر طرف حضرت امام حسینؑ کا ہی جلوہ نظر آتا ہے۔

قلب و نظر پہ ایسا ہے جلوہ حسینؑ کا
ہر سمت دیکھتی ہوں میں جلوہ حسینؑ کا
بتول صدقہ ہے یہ رونقِ جہاں ان سے
زمیں حسینؑ سے عرشِ بریں حسینؑ سے ہے

وہ ذکرِ آلِ عباؑ کو رسول پاکؐ کی خاص عطا سمجھتی ہیں اس طرح نعت میں سلام اور سلام میں نعت کے اشعار بھی لاتی ہیں:

مجھ پہ کرم یہ خاص مرے مصطفیٰ کا ہے
حاصل مجھے بھی ذکر جو آلِ عباؑ کا ہے
نسبت ملی ہے مجھ کو بھی آلِ رسول سے
مجھ پہ کرم یہ ذکرِ شہِ دوسراؑ کا ہے

وہ کربلا کے سب شہیدوں کو پھول قرار دیتی ہیں جو سب کے سب گلشنِ حسینؑ کا وقار اور نکھار ہیں اور ہر فرد اس قبیلہ کا خوشبو نژاد ہے:

اک ایک پھول اس کا جہاں میں ہے بے مثال
گلشن وفا کے ایسے سجائے حسینؑ نے

وہ اپنے سلاموں کا دائرہ پنج تن پاک، بارہ امام، عترت رسول، آلِ عباؑ کے ہر فرد تک پھیلاتی ہیں اور ان سب کی شان میں سلام و مناقب لکھتی ہیں۔

مودت کی روشنی سلام ومنقبت اور مودت و مرثیہ کی دنیا میں ایک اضافہ ہے۔اور محترمہ مسرت بتول نے ایک کامیاب مرثیہ نگار کے طور پر رثائی شاعری میں ایک معتبر، باوقار اور ممتاز مقام حاصل کرلیا ہے۔

میں انہیں ان کی کتاب ''مودت کی روشنی'' کی اشاعت پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے ان کا یہ ادبی وتخلیقی سفر جاری رہے گا۔دعا ہے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

**پروفیسر ریاض احمد قادری**
گورنمنٹ گریجوایٹ کالج سمن آباد فیصل آباد

# سلام

دربارِ علمدار سے جو آتی ہے خوشبو
اِک رنگِ وفا دُنیا میں پھیلاتی ہے خوشبو

دُنیا میں فقط حُرؑ کا مقدر تھا یہ ورنہ
کوثر کی کہاں سب کو ہی مِل پاتی ہے خوشبو

جو شہرِ نبیؐ سے تھی چلی دشتِ بَلا تک
سب کچھ وہ فِدا کر کے چلی جاتی ہے خوشبو

شبیرؑ کا ہی ذکر بقا اہلِ رضا کی
کربل سے جو آتی ہے شِفا لاتی ہے خوشبو

بخشا ہے ہَواؤں کو ہُنر کِس کے لہو نے
ہر سمت جو اِک دشت میں لہراتی ہے خوشبو

تسکین دِل و جاں ہے وہی اہلِ وفا کی
غازی کا عَلم چھُو کے جو آجاتی ہے خوشبو

❖.....❖.....❖.....❖

چلی ہے بن کر خیال خوشبو
حُسینیت کی کمال خوشبو

جُدا ہیں زہرا ترے چمن کے
ادا و رنگ و جمال خوشبو

نہیں فقط برگ و گل چمن میں
کہ اب تو ہے پُر جلال خوشبو

محبتوں کے چمن سے آئی
مودّتوں سے نہال خوشبو

بتولؔ فرشِ عزا سے پھیلی
جہاں میں اِک بے مثال خوشبو

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

انگوٹھی کو نگینہ چاہیے ہے
ہمیں اُن کا مدینہ چاہیے ہے

میں اُن گلیوں کی جوگن ہوں مگر اب
ملنگوں کا قرینہ چاہیے ہے

میرے آقا مجھے بھی بہرِ بخشش
شفاعت کا سفینہ چاہیے ہے

دِلِ مضطر میں چاہت ہے انہی کی
خیالِ آبگینہ چاہیے ہے

ثناء کے واسطے درکار ہے دِن
ریاضت کو شبینہ چاہیے ہے

زیارت کربلا سے تا مدینہ
مجھے زینہ بہ زینہ چاہیے ہے

بتولؔ خستہ جاں کو ان کے دَر سے
کرم کا کچھ خزینہ چاہیے ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

مَیں کیا بتاؤں کسی کو کہ کیا مدینہ ہے
برائے لُطف و کرم راستہ مدینہ ہے

میرے نصیب میں کوئی نہیں پریشانی
میری دُعا کا وسیلہ بنا مدینہ ہے

ہر ایک دُکھ کا مداوا ہے ذکرِ صلی علیٰ
ہر ایک دَرد کی میرے دوا مدینہ ہے

علاج فرقت محبوب کچھ نہیں ہے یہاں
مریضِ ہجر کے حق میں شِفا مدینہ ہے

ہم اہلِ ہجر کی فریاد کے حوالے سے
ہماری داد رسی کر رہا مدینہ ہے

ہمارا ڈھونڈنا مشکل نہیں ذرا بھی بتولؔ
ہمارا روزِ ازل سے پتہ مدینہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

بنیاد حرفِ کُن ہے عمارت زمین کی
آلِ نبیؐ نے پائی صدارت زمین کی

سجدے سے اِک حُسین کے پُر نُور ہو گئی
افلاک سے بھی بڑھ کے ہے عظمت زمین کی

کربل کی سر زمیں پہ بہا کر لہو امام
تبدیل کر گئے ہیں وہ قسمت زمین کی

خونِ رگِ حسینؑ گِرا یوں زمین پر
افلاک سے سِوا ہوئی حرمت زمین کی

عباسِؑ باوفا نے کرم اِس قدر کِیا
بازو ٔگرے تو بڑھ گئی عزّت زمین کی

آلِ نبیؐ کے صدقے میں اِس کو عطا ہوئی
بزمِ جہاں میں جو بھی ہے عظمت زمین کی

❖.....❖.....❖.....❖

○

طیبہ کے نُورِ پاک سے نسبت مِلی مجھے
اُن کے کرم سے آج یہ عزت مِلی مجھے

نعتوں کے پاک در سے یہ دولت مِلی مجھے
آقا کے پاک دَر سے یہ رفعت مِلی مجھے

رہتے ہیں مہکے مہکے مرے گھر کے بام و دَر
جب سے دُرودِ پاک کی نعمت مِلی مجھے

مَیں بھی رسولِ پاک کی مدحت نگار ہوں
صد شُکر اِس جہاں میں یہ قسمت مِلی مجھے

شام و سحر مَیں کرتی ہوں ذکرِ رسولِ پاکؐ
بزمِ جہاں میں اعلیٰ فضیلت مِلی مجھے

لکھی ہے نعتِ پاک تو یہ معجزہ ہُوا
پُر نُور با کمال یہ راحت مِلی مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

سنی کسی نے کہاں وقت پر صدائے حُسینؑ
تمام دُنیا ہی کہتی ہے اب کہ ہائے حُسینؑ

صداقتوں کی حقیقت بیان کرتی ہوئی
زمیں سے تا بہ فلک گونجتی صدائے حُسینؑ

نہ پوچھ عظمتِ شبیرؑ بزمِ عالم میں
ہر ایک دِل میں ہی روشن ہوئی ثنائے حُسینؑ

تمام کُنبہ لُٹایا رہِ صداقت میں
نبی کے دین کو کچھ یوں بچا کے لائے حُسینؑ

لہو سے اپنے نشاں حق کے ایسے ثبت کئے
ہر ایک دَور میں روشن ہیں نقش پائے حُسینؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# مناجات

میری مدد کو آیئے مولائے کائنات
بگڑی میری بنایئے مولائے کائنات

دِل کی مراد پُوری ہو حسنینؑ کے طفیل
دُنیا میری بسایئے مولائے کائنات

مَیں چاہتی ہوں جس کو وہ میرا نصیب ہو
ایسا کرم دِکھایئے مولائے کائنات

کب تک رہوں گی آپ کے دَر سے ہمیشہ دُور
اب فاصلے مٹایئے مولائے کائنات

شہزادیِ سکینہؑ کی عظمت کا واسطہ
قسمت میری جگایئے مولائے کائنات

مُدّت سے منتظر ہے مسرتؔ کی زندگی
تشریف گھر میں لایئے مولائے کائنات

❖.....❖.....❖.....❖

جب بھی قصّہ سُنا ہے پیاسوں کا
دِل میں اُترا ہے درد لفظوں کا

دشتِ کربل میں تھا جو بِکھرا ہُوا
وہ لہو تھا خُدا کے پیاروں کا

دینِ حق پر عظیم ہے احسان
مُصطفیٰ کے چمن کے پھولوں کا

صبر اور حوصلہ کمال کا تھا
کربلا میں وہ پیاسے بچوں کا

راہِ حق میں ستم کے ہاتھوں سے
قافلہ لُٹ گیا ہے پھُولوں کا

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

ہو جائے کرم مجھ پہ بھی محبوبِ خُدا کا
ہونٹوں پہ رہے ذکر مرے صلِّ علیٰ کا

سب جن و بشر اہلِ فلک دونوں جہاں میں
کرتے ہیں سدا ذکرِ شہہِ ارض و سما کا

وہ حق کا اُجالا ہے رہِ عِلم و عمل میں
عباسؑ نے جو درس دِیا ہم کو وفا کا

بادیدۂ نم دَر پہ ترے کب سے کھڑی ہوں
مقبول ہو اب حرف کوئی میری دُعا کا

اِسلام کی عظمت ہی بقا سجدۂ شبیرؑ
مقروض ہے اِسلام شہِ کرب و بلا کا

حاصل ہے مجھے یہ جو ترے دَر کی غلامی
یہ خاص کرم مجھ پہ تیری حمد و ثنا کا

سَر سجدے میں شبیرؑ کا اور تیروں کی بارش
انداز ہے کیا خوب یہ تسلیم و رضا کا

❖.....❖.....❖.....❖

○

قلب و نظر پہ ایسا ہے غلبہ حُسینؑ کا
ہر سمت دیکھتی ہوں میں جلوہ حُسینؑ کا

ارض و سما کی رونقیں صبر و رضا کے رنگ
کون و مکاں پہ سب ہے یہ صدقہ حُسینؑ کا

دھڑکن اِسی کے ذکر سے چلتی ہے صبح و شام
ہر ایک دِل کے ساتھ ہے رشتہ حُسینؑ کا

بزمِ جہاں میں عظمتِ معراجِ عشق ہے
ہر بندگی کا ناز ہے سجدہ حُسینؑ کا

حُر آئے یا کہ حُر سا کوئی اور حق شناس
جُود و سَخا کا بہتا ہے دریا حُسینؑ کا

قرآں سُنائے دشت میں نیزے کی نوک پر
اوجِ حسینؑ ہے یہی رُتبہ حُسینؑ کا

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

کلامِ ربِّ دو عالم کلام اُنؐ کا ہے
ہماری فہم سے بالا مقام اُنؐ کا ہے

جو اہلِ حق ہیں نبیؐ سے بھی پیار کرتے ہیں
ازل سے ان کے دِلوں میں قیام اُنؐ کا ہے

کوئی فقیر ہو سُلطان یا امیر کوئی
ہر ایک دَور میں ہر اک غُلام اُنؐ کا ہے

دیارِ کون و مکاں میں ہر اِک بشر کے لیے
محبتوں کا مسلسل پیام اُنؐ کا ہے

سکوں نہیں ہے کِسی بھی جہان میں اُن کو
ہمیشہ راحتِ جاں ہے جو نام اُنؐ کا ہے

یہ کائنات بنی ہے اُنہی کے صدقے سے
جو چل رہا ہے ازل سے نظام اُنؐ کا ہے

یہ خوش نصیبی ہے میری بتولؔ دُنیا میں
مرے لبوں پہ درُود و سلام اُنؐ کا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

بے سہاروں کو ہے دُنیا میں سہارا تیرا
دونوں عالم میں فقط رتبہ ہے اعلیٰ تیرا

ضوفشاں راہِ ہدایت میں ترے نقشِ قدم
تیری قُربت سے مہکتا ہے مدینہ تیرا

تیری رحمت ہے ہر اِک دَور پہ ہر انساں پر
فرش سے عرش تلک رہتا ہے چرچا تیرا

تیری نسبت سے فروزاں ہے ہر اِک شام و سحر
رحمتِ حق سے رواں رہتا ہے دریا تیرا

تیری مدحت ہی مری زیست کا حاصل ٹھہرا
ذکر کرتی ہوں میں ہر سانس پہ آقا تیرا

آج تک سمجھا نہیں کوئی بھی انساں تُجھ کو
بزمِ کونین میں بس اُونچا ہے رُتبہ تیرا

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

جو ضوفشاں ہے وہ عہدِ حسیں حُسینؑ سے ہے
جہاں حُسینؑ سے خُلدِ بریں حُسینؑ سے ہے

فلک حسین سے ہے اور زمیں حسین سے ہے
زمانے تیری چمکتی جبیں حسین سے ہے

سیاہ درد و اَلم کی اندھیری راتوں میں
دِلوں میں آج بھی روشن یقیں حُسینؑ سے ہے

زمیں سے تابہ فلک روشنی ہے پنجتنؑ کی
یہ کائنات حسیں، دِل نشیں حُسینؑ سے ہے

بتولؔ صدقہ ہے یہ رونقِ جہاں اُن سے
زمیں حُسینؑ سے عرشِ بریں حُسینؑ سے ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

مجھ پہ کرم یہ خاص میرے مصطفیٰؐ کا ہے
حاصل مجھے بھی ذکر جو آلِ عبا کا ہے

مَیں بھی دَرِ حضورؐ کی ادنیٰ سی ہوں کنیز
کتنا کرم یہ میرے حبیبِ خُدا کا ہے

ہر لمحہ اُنؐ پہ بھیجیں دُرُود و سلام ہم
بس یہ تقاضا حبِّ نبیؐ سے وفا کا ہے

تاریکیٔ حیات کو جس نے مِٹا دِیا
یہ معجزہ بھی ذکرِ نبیؐ کی ضیا کا ہے

نسبت مِلی ہے مجھ کو بھی آلِ رسول سے
مجھ پہ کرم یہ ذکرِ شہِ دو سرا کا ہے

خوشبو مہک رہی ہے جو بزمِ حیات میں
طیبہ سے ربطِ خاص یہ بادِ صبا کا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

گٹھڑی میں ڈال کر تھے جو لائے حُسینؑ نے
قاسمؑ کے ٹکڑے کیسے اُٹھائے حُسینؑ نے

جبر و ستم میں سَر نہ جھکائے کبھی کوئی
ایسے اصولِ زیست سکھائے حُسینؑ نے

روشن کیے چراغ بہتّر لہو کے ساتھ
ظُلمت کے سارے نقش مٹائے حُسینؑ نے

سجدے میں سَر کٹایا ہے تیروں کی چھاؤں میں
نانا کے عہد سارے نبھائے حُسینؑ نے

ولیوں کا ناز نبیوں کی عظمت کا پاسبان
رُتبے جہاں میں ایسے ہیں پائے حُسینؑ نے

اِک ایک پھُول اِس کا جہاں میں ہے بے مثال
گلشن وفا کے ایسے سجائے حُسینؑ نے

❖.....❖.....❖.....❖

○

زمین بنائی گئی کس کے آستاں کے لیے
جہاں میں صرف ہے یہ فخرِ دوجہاں کے لیے

وہ کائنات میں یکتا ازل سے تا بہ ابد
انہی کے فیض کی خوشبو ہے ہر زماں کے لیے

مہ و نجوم سے بڑھ کر ہیں اور روشن ہیں
جو اِن کے نقشِ کفِ پا ہیں آسماں کے لیے

شعور و فہم سے بالا مقام ہے اُن کا
یہ کائنات ہے سرکارِ دوجہاں کے لیے

انہی کا ذکر میں کرتی ہوں صبح و شام بتولؔ
انہی کا ذکر تو راحت ہے جسم و جاں کے لیے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

رسولِ اکرمؐ کا خواب زہراؑ
کمالِ حق کی کتاب زہراؑ

رسولِ اکرم کے دِل کا ٹکڑا
خُدا کا ہیں انتخاب زہراؑ

ہر اِک زمانہ ہے ان سے روشن
کرم کا اِک آفتاب زہراؑ

ملی ہے ان کی ہمیں مودّت
کِھلا ہے من کا گلاب زہراؑ

مقام اونچا ہے دو جہاں میں
نظر میں رب کی جناب زہراسلام اللہ علیہا

ہر اِک جہاں ضوفشاں اِسی سے
عظیم تر آفتاب زہراسلام اللہ علیہا

امامتوں کو ہے ناز جس پر
عبادتوں کا نصاب زہراسلام اللہ علیہا

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

حُسینؑ و حسنؑ کا وسیلہ مِلا ہے
مِلا جو بھی مولا وہ اعلیٰ مِلا ہے

لگائے گا ہم کو یقیناً کنارے
ہمیں پنج تن کا سفینہ مِلا ہے

مجھے زندگی میں سکوں مِل گیا ہے
علیؑ سا مجھے جب سے مولا مِلا ہے

در آلِ احمدؐ کا ٹوٹے دِلوں کو
بڑا ایک نُوری سہارا مِلا ہے

انہیں مِل گئی ساری دُنیا کی دولت
جنہیں زندگی میں مدینہ مِلا ہے

وہی شخص رشکِ فلک ہے جہاں میں
غمِ شہ، جسے شوقِ گریہ مِلا ہے

جنہوں نے شہِ دیں کو پیاسا ہے رکھا
انہیں شہ کی رحمت کا دریا مِلا ہے

شفاعت مِلی ان کی نسبت مِلی ہے
درِ مرتضیٰؑ سے یہ کیا کیا مِلا ہے

وہی بےکسوں کے ہیں والی جہاں میں
انہی کا سبھی کو سہارا مِلا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

رسولِ پاکؐ کی مدحت لِکھوں گی
مَیں اپنی ضوفشاں قسمت لِکھوں گی

چمک اُٹھیں گے سب الفاظ میرے
قلم سے ان کی جب عظمت لِکھوں گی

سلام آلِ محمدؐ پر مَیں پڑھ کر
درِ پُر نُور کی رفعت لِکھوں گی

مَیں اِک اِک لفظ ان کے نام کر کے
مَیں اُن سے اپنی یوں اُلفت لِکھوں گی

ثنا گر مجھ کو بھی اپنا بنایا
یہ ان کی خاص مَیں رحمت لِکھوں گی

بقائے زندگی کا اِسمِ اعظم
دُرُودِ پاک کی کثرت لِکھوں گی

شرف بخشیں گے مجھ کو بھی مسرتؔ
زیارت کی مَیں جب حسرت لِکھوں گی

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

دُرودِ پاک میں سب کی بقا ہے
یہی تو آلِ احمدؐ کی ثناء ہے

یہی تو ذکر ہے اِک اسمِ اعظم
یہی ہر قلبِ مومن کی شِفا ہے

شعارِ زندگی میرے لیے تو
فقط آلِ نبیؐ سے ہی وفا ہے

درِ طیبہ پہ مجھ کو بھی بُلا لیں
میرے آقاؐ مری یہ التجا ہے

بنوں آلِ نبیؐ کے دَر کی باندی
مری شام و سحر بس یہ دُعا ہے

وہی ہے مالکِ ارض و سما بھی
نبیؐ کے عشق میں جو بھی فنا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

دُنیا حُسینؑ کی ہے زمانہ حُسینؑ کا
رُتبہ ہے ہر خیال سے اونچا حُسینؑ کا

مجھ پر کرم عظیم ہے مولا حُسینؑ کا
لکھا ہے میں نے جب سے قصیدہ حُسینؑ کا

انسانیت کی آج بھی معراج ہیں وہی
روشن ہے ریگزار پہ سجدہ حُسینؑ کا

بزمِ جہاں فروزاں ہے جس کی ضیاؤں سے
پُر نُور وہ صحیفہ ہے چہرہ حُسینؑ کا

جو ہے امام آخری بزمِ جہان میں
آئے گا وہ امامِ زمانہؑ حُسینؑ کا

اِک دائمی حیات عطا کر کے دین کو
راہِ خُدا میں لُٹ گیا گنبہ حُسینؑ کا

ہر اِک سحر کے نُور میں اُن کا ظہور ہے
پھیلا ہے یوں جہاں میں اُجالا حُسینؑ کا

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

محوِ دُعا کھڑی ہوں دَرِ بوتراب پر
لاکھوں دُرودِ پاک رسالت مآب پر

مولا تری شہادتِ عظمیٰ سے بچ گیا
احسان ہے یہ تیرا چمن کی کتاب پر

سبطِ نبی نے لکھا ہے جو اپنے خون سے
دونوں جہاں کو ناز ہے روشن نصاب پر

❖.....❖.....❖.....❖

یہی تو درس مِلا مجھ کو زندگی کے لیے
ہر ایک سانس کروں وقف میں علیؑ کے لیے

درِ بتول سے خیرات مانگ نسبت کی
یہی قرینہ ہے انساں کی برتری کے لیے

تلاشِ حق میں جو پھرتے ہیں در بدر سن لیں
علیؑ کا دَر ہے صداقت کی روشنی کے لیے

وہی تو اہلِ مودّت ہیں بزمِ ہستی میں
دُرُود پڑھتے ہیں جو اپنی زندگی کے لیے

رسولِ پاکؐ کی پُر نُور آلِ اطہرؑ کا
یہی تو در ہے زمانے میں آگہی کے لیے

رسولِ پاکؐ سے لے کر امامِ مہدیؑ تک
ہر ایک پیکرِ عظمت ہے روشنی کے لیے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

خنجر کی کُند دھار نہ رکھ دے اُچھال کے
سجدے میں رکھنا سَر کو بہت دیکھ بھال کے

بے شیر نے کمال سہولت سے تیر کو
لوٹا دِیا تھا اپنے تبسم میں ڈھال کے

اکبرؑ کی شکل دین کی نصرت کے واسطے
شبیرؑ نے دِیا تھا کلیجہ نِکال کے

بیٹے بھی فخرِ کرب و بلا ہیں جہان میں
مائیں بھی سُرخ رُو ہیں بہتّر کو پال کے

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت مولا رضاؑ

علیؑ کا شیر ہے نُورِ نبیؐ کی عظمت ہے
جہاں میں ایسا کہاں کوئی اہلِ حُرمت ہے

مُرادیں اپنی لیے دَر پہ تیرے آتے ہیں
لبوں پہ صلی علیٰ ہے، دِلوں میں چاہت ہے

ہر ایک دُکھ کی دوا تیرا ذکر ہے مولا
تمہارا دَر ہی ہمارے دِلوں کی راحت ہے

کرم یہ خاص ہے تیرا ، یہ فیض ہے تیرا
تمام دُنیا میں جتنی بھی میری عزّت ہے

علیؑ کا دَر ہے گواہی درِ صداقت کی
یہ میرا ناز بھی ہے اور میری قسمت ہے

مرا امام بھی تُو ہے ، تُو پیشوا بھی مرا
بہت بُلند تری شان، تیری رفعت ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

زمانہ بھولے گا کیسے بتول کے دَر کو
مقام ایسا مِلا ہے رسولؐ کے گھر کو

ازل سے چھائے ہوئے ہیں زمیں سے تا بہ فلک
درود لاکھوں کروڑوں ہوں اُن بہتّر کو

کنارے نہر کے غازی کے کٹ گئے بازو
مِلا نہ پانی سکینہؑ ترے برادر کو

وقارِ دین بھی ہے دین کی بقا بھی ہے
عظیم رُتبہ مِلا ہے یہ بنتِ حیدر کو

سناں کی نوک پہ روشن وہ ناطقِ قرآں
زمانہ بھُول نہیں سکتا درد منظر کو

امام کہتے ہیں، مولا حُسینؑ کہتے ہیں
مثالی نُورِ ہدایت کے ایک پیکر کو

❖.....❖.....❖.....❖

کتنا عظیم تر ہے یہ رُتبہ بتول سلام اللہ علیہا کا
سَر فخر سے بُلند ہے آلِ رسولؐ کا

قرآں کی آہٹوں کے یہ نُوری نزول کا
سب سے عظیم گھر ہے یہ میرے رسولؐ کا

مرکز وہ کیسا ہے کہ جہاں پر ہیں فاطمہ سلام اللہ علیہا
آقائے دو جہاں کی رضا کے حصول کا

بے مثل و بے مثال ہے خوشبو کے رنگ میں
کیا ہے مقام گلشنِ زہرا سلام اللہ علیہا کے پھُول کا

آنکھوں کی ایک عمر سے حسرت ہے بس یہی
سرمہ بنالوں آپ کے قدموں کی دُھول کا

# سلام

سجدۂ پُر کیف مولا کا جہاں تحریر ہے
اس جگہ پر نُور کا اِک آسماں تحریر ہے

حضرت عباسؑ نے لکھا ہے جاں دے کر جسے
جرأتوں کا وہ لبِ دریا بیاں تحریر ہے

کاروانِ عشق کی اور سر زمینِ عشق پر
خون کے قطروں سے روشن داستاں تحریر ہے

بیڑیاں پہنے ہوئے گزرے میرے زین العبا
داستانِ صبر اب تک بھی وہاں تحریر ہے

کربلا کے درد میں ڈوبی فضاؤں میں ابھی
جلتے خیموں کا ابھی تک وہ دھواں تحریر ہے

حق شناسی کی کتابِ جاوداں پر آج بھی
حضرتِ حُر کا ضیاء دیتا بیاں تحریر ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# مباہلہ

کرن مہتاب کی اُتری
کِسی شب چاندنی لے کر

بہاروں نے وہ موسم کی
یقیں سی تازگی لے کر

اُجالا صبحِ روشن کا
وہ دِل کی روشنی لے کر

وہ جگنو اِک ہدایت کا
وہ اِک معجز خوشی لے کر

وہ اپنے ساتھ میں اب کے
نمونہ بندگی لے کر

چلے ہیں پنجتنؑ دیکھو
کِسا میں روشنی لے کر

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

داستانِ کربلا تحریر ہے
خون سے عشقِ خُدا تحریر ہے

ریگِ صحرا ایک وہ قرطاس ہے
اِک قلم سے اِک وفا تحریر ہے

اس زمیں سے کیوں نہ پھوٹے روشنی
اس پہ جب ربُّ العلیٰ تحریر ہے

کربلا صدقے میں اِک بیمار کے
تیری مِٹی میں شِفا تحریر ہے

خیر و شَر کے درمیاں تفریق پر
صاحبِ صبر و رضا تحریر ہے

کربلا میں دیکھ اعجازِ حُسینؑ
موت پر بھی اِک بقا تحریر ہے

جا نمازِ ریگِ مقتل پر ہنوز
ایک سجدہ خوں بھرا تحریر ہے

جز غمِ شبیرؑ کب ہیں غم بتولؔ
جب سے زینبؑ کی دُعا تحریر ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

ہے تڑپ دِل میں کہ مَیں گنبدِ خضریٰ دیکھوں
تری خوشبو سے بسا شہرِ مدینہ دیکھوں

چار سُو پھیلا ہُوا نُور ترے در پر ہے
مَیں بھی قدرت کا حَسین ایسا نظارہ دیکھوں

اپنی مدحت کا مجھے نُور ہے بخشا تُو نے
دِل کی چاہت ہے اِسے چارسو پھیلا دیکھوں

تری چوکھٹ پہ کھڑی ہوں تو یہ دِل بھر آیا
کب تلک مولا میں ان آنکھوں میں دریا دیکھوں

درد و آلام میں اِک عمر سے ہوں ڈوبی ہوئی
کچھ علاج اِس کا بھی اے میرے مسیحا دیکھوں

شہرِ طیبہ میں حسیں تر ہیں ترے نقشِ قدم
آرزو ہے کہ وہاں جا کے وہ رستہ دیکھوں

آلِ اطہار کے صدقے میں مسرتؔ جا کر
عِلم کے شہر کا وہ نُوری میں نقشہ دیکھوں

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

جیسے کہ ربط زیست کا آب و ہَوا سے ہے
اِک ربط ایسا ذکرِ شہِ کربلا سے ہے

حاصل شعورِ ذات درِ مرتضٰیؑ سے ہے
روشن مری حیات انہی کی ضیا سے ہے

نازاں ہوں اس لیے بھی میں اپنے نصیب پر
نسبت میری ازل سے ہی آلِ عبا سے ہے

ان کا ہی ذکر میری عبادت ہے دہر میں
وابستہ میری زیست انہی کی ثنا سے ہے

سَر کو درِ بتول پہ بیٹھی جھکا کے ہوں
میرا علاجِ غم بھی انہی کی دوا سے ہے

کرتی ہوں صبح و شام یہ مدحت جو آپ کی
مولا کے ہی کرم سے ہے ان کی عطا سے ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت امام زمانؑ

آنکھوں کو نم لیے ہیں کھڑے انتظار میں
آ جایئے کہ ڈوبے ہیں غم کے فشار میں

چھائی ہوئی ہے چاروں طرف غم کی تیرگی
اب صبحِ ضَو فِشاں ہے ترے اختیار میں

مولا کرم کی آس میں اِک عمر کٹ گئی
کب تک سکون آئے گا لیل و نہار میں

ہر دَور تیرے ذکر سے مہکا ہُوا سا ہے
جیسے مہک گلاب کی فصلِ بہار میں

دیدار زندگی میں کروں میں بھی آپؑ کا
مولاؑ یہ آرزو ہے دِلِ بے قرار میں

مجھ پہ کرم یہ خاص ہے بنتِ رسولؐ کا
رہتی ہوں میں بھی کوچۂ مدحت نگار میں

اُبھرے گا آفتاب نئے انقلاب کا
جب لیں گے کائنات کو مولا حصار میں

❖.....❖.....❖.....❖

○

درِ حُسینؑ پہ کرتی ہوں التجا پیہم
سلام و نعت کی مجھ پر کریں عطا پیہم

چراغ اشکوں کے پلکوں پہ یونہی جلتے رہیں
ہمیشہ ہوتی رہے مجلسِ عزا پیہم

بسا رہے غمِ شبیرؑ دِل میں ہر لمحہ
انہی کے دَر سے کروں عمر بھر وفا پیہم

چراغ حق کے انہی کے دِلوں میں جلتے رہیں
مِلے ولائے علیؑ سے جنہیں ضیا پیہم

سخی حُسینؑ ہی ابنِ سخی بھی مولا حُسینؑ
یہی لگائے ہیں شاہ و گدا صدا پیہم

جہاں بھی پائی ہے خوشبو حُسینؑ کی دِل نے
انہی کے در پہ جھُکا بن کے وہ گدا پیہم

ہمیشہ جاری رہے دہر میں عزاداری
اُٹھا کے ہاتھ کریں بس یہی دُعا پیہم

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

سواری جن کی ہے سرکار پیہم
وہی جنت کے ہیں سردار پیہم

برائے دشت تھے زہرا سلام اللہ علیہا نے بھیجے
لہو سے سینچ کے گلزار پیہم

ہمیشہ دین کو جو کام آئے
سبھی زہرا سلام اللہ علیہا کے ہیں شہکار پیہم

محمد ﷺ سے محمد ﷺ تک سبھی نے
کیا بیعت سے ہے انکار پیہم

سرِ دربار زہراؑ تا بہ زینب
عجب اُمّت کے ہیں اطوار پیہم

چلا ہے کربلا سے شام و کوفہ
اسیر غم ہے ہر بیمار پیہم

ردائیں چھین کر آلِ نبیؐ کو
پھرایا ہے سرِ بازار پیہم

بُلا لیں اب بتولؔ نیم جاں کو
اسے کربل کا دیں دیدار پیہم

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت

نرجس کا چاند چمکے گا کعبے میں ایک دِن
اپنی تو عید ہو گی امامِ زماں کے ساتھ

چھٹ جائیں گے اندھیرے سبھی ظُلم و جور کے
آئے گا جب امامِ ضیا کارواں کے ساتھ

نسبت امامِ کون و مکاں کی ملے گی جب
دنیا میں ہم رہیں گے نہ آہ و فغاں کے ساتھ

بعد از خُدا وہی تو میرا آسرا بھی ہے
محشر میں بھی اُٹھوں گی اُسی مہرباں کے ساتھ

حق کی اذان دیں گے امامِ جہاں بتولؔ
ہر اہلِ حق اُٹھے گا پھر ان کی اذاں کے ساتھ

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

درد و الم کا نام ہے عنوانِ کربلا
بنتِ علیؑ ہیں دہر میں پہچانِ کربلا

روشن اِسی سے صبر و رضا کی ہے داستاں
جس نے لہو سے لکھا ہے دیوانِ کربلا

ارض و سما نے پُرسہ وہیں پر دیا اُنہیں
پہنچے جہاں جہاں بھی ہیں مہمانِ کربلا

زہراؑ کے دَر سے ملتی ہے خیراتِ آگہی
سب کے نہیں نصیب میں عرفانِ کربلا

وہ انبیاء کے عِلم کا وارث زمین پر
جس نے نبھا دِیا ہے وہ پیمانِ کربلا

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبتِ علیؑ

کام بگڑے ہوئے سب میرے بنائے حیدرؑ
ہر مصیبت سے ترا نام بچائے حیدرؑ

جس کِسی دِل میں مہکتی ہو ولائے حیدرؑ
اس کو مل جاتی ہے پھر بوئے رضائے حیدرؑ

بغض پَل سکتا نہیں ایسے کِسی بھی دِل میں
جس پہ ہو جائے ذرا سی بھی عطائے حیدرؑ

دیکھ عباسِ علمدارؑ کا مقتل آنا
ضوفشاں جس میں ہے اِک ایک ادائے حیدرؑ

حق کی آواز یہی ہے جو زمانے بھر میں
ہر طرف گونجتی رہتی ہے صدائے حیدرؑ

آرزو ایک مچلتی ہے ہمیشہ دِل میں
جام کوثر کا کبھی ہم کو پِلائے حیدرؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

امام حق ہیں بُلاتے فضا بُلاتی ہے
چلو کہ پھر سے نجف کی ہَوا بُلاتی ہے

مجھے ہے عِلم ترا نام رَدِّ مشکل ہے
سو یہ زباں تجھے مشکل کُشا بُلاتی ہے

یہ کربلا کا ہے اعجاز روزِ عاشورہ
کہ موت بھی جہاں سوئے بقا بُلاتی ہے

وہ کون ہے کہ جو طیبہ سے کربلا کو چلا
وہ کون ہے جِسے رب کی رضا بُلاتی ہے

بتولؔ پردہ عَلَم کا ہِلا تو ایسے لگا
کہ بابِ عِلم پہ بادِ صبا بُلاتی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت

جو انتخاب ہیں عالم میں نینوا والے
وہی سبھی کا سہارا ہیں کبریا والے

رسولِ پاکؐ کی پُر نُور ذاتِ اقدس میں
تمام وصف ضیاء بار انبیاء والے

رہیں گے حشر تلک سُرخرو زمانے میں
علیؑ کے ماننے والے یہ مصطفیٰؐ والے

تمام خاک ہوئے تخت و تاج والے مگر
دِلوں میں اب بھی ہیں آباد کربلا والے

کہیں گی کیا یہ اُنہیں مشکلیں بھی راہوں کی
ولی وہ حق کے ہیں راہی ہیں مرتضٰی والے

یہاں سے خالی کوئی لوٹ کر نہیں جاتا
نبی کے گھر کے سبھی فرد ہیں عطا والے

وصی حضورؐ کا ہو گا نہ مرتضٰیؑ جیسا
اگرچہ لاکھوں صحابی ہُوئے وفا والے

❖.....❖.....❖.....❖

# نوحہ

عباس کہاں کھو گئے تم شامِ الم میں
زینبؑ کو بچا لو کہ گھِری دامِ الم میں

مولا کو مودّت کا کِیا نذر جو کوزہ
شامل ہیں مرے اشک بھی اس جامِ الم میں

ہر منظرِ کربل مری آنکھوں میں رہے گا
شبیرؑ جو ہمراہ ہے ہر گامِ الم میں

دربار میں آ جائے گی جو ثانی زہراسلام اللہ علیہا
کہرام سا مچ جائے گا احرامِ الم میں

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت ابوطالبؑ

قبیلے اپنے کے سردار ہیں ابوطالبؑ
رسولِؐ پاک کے غم خوار ہیں ابوطالبؑ

کیے ہیں بیٹے فِدا عظمتِ رسالت پر
نبی کے ایسے وفادار ہیں ابوطالبؑ

تمام عمر نگہباں رہے رسالت کے
یہ بات طے ہے کہ دیں دار ہیں ابوطالبؑ

ہمیشہ ناز رہا ان پہ حق شناسوں کو
اِک ایسے صاحبِ دستار ہیں ابوطالبؑ

قدم قدم پہ رسالت بچائی ہے جس نے
ازل سے دیں کے مددگار ہیں ابوطالبؑ

کھلے ہیں پھول مہکتے جہاں امامت کے
امامتوں کا وہ گلزار ہیں ابوطالبؑ

انہی کے ذکر سے روشن ہے زندگی میری
کہ میرے دِل میں بھی ضوبار ہیں ابوطالبؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

جس طرح سے ہے تنفس کو ہَوا کی آرزو
قلبِ مومن میں بسی ہے کربلا کی آرزو

آلِ اطہر کی گواہی نے کِیا ثابت اُسے
بندگی کو تھی جہاں میں جس خُدا کی آرزو

حُر نے آ کر خیمہ شہ میں یہ ثابت کر دِیا
دِل میں پروانے کے رہتی ہے ضیاء کی آرزو

کھینچ لائے علقمہ کو خیمۂ اطفال میں
پھر رہی ہے دشت میں اِک باوفا کی آرزو

اذنِ مولا جب ہُوا میں کربلا کو جاؤں گی
پُر یقیں رہتی ہے دِل میں اِک سدا کی آرزو

دھیرے دھیرے کررہی ہے میرے دِل میں گھر بتولؔ
رات دن بس آپ کے لُطف و عطا کی آرزو

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت ابو طالبؑ

شانِ احمد بھی بتانے میں ابو طالبؑ ہیں
نعت گو پہلے زمانے میں ابو طالبؑ ہیں

حمزہ و حیدر و جعفر کی شہادت سے کھلا
اوّلیں دین بچانے میں ابو طالبؑ ہیں

رب کے محبوب کو پہچانا ہے سب سے پہلے
اس لیے ناز اُٹھانے میں ابو طالبؑ ہیں

اپنے نورانی بھتیجے کے ہر اِک جلوے سے
گھر کو پُر نُور بنانے میں ابو طالبؑ ہیں

فیض جس سے ہیں نبوت کے ولایت کو ملے
حق کو یوں حق سے ملانے میں ابو طالبؑ ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

زَر کی ہی آرزو ہے نہ دُنیا کی آرزو
دل کو ہے بس عظیم مسیحا کی آرزو

ہر لمحہ اپنے ہونٹوں پہ رکھے دُرودِ پاک
جس شخص کو ہو خاکِ مدینہ کی آرزو

ہر پَل رہِ حیات میں رہتے ہیں کامیاب
جن کے دِلوں میں بستی ہے مولا کی آرزو

اے کاش! دیدِ حضرتِ اکبرؑ نصیب ہو
ہو جائے پُوری حُسنِ سراپا کی آرزو

مَیں بھی درِ حُسینؑ پہ سَر کو جھکاؤں گی
مجھ کو بھی عظمتوں کے ہے دریا کی آرزو

منزل ہے میرے عشق کی بس دشتِ کربلا
نسبت کی عظمتوں سے ہے صحرا کی آرزو

آقا مرے حسینؑ ہیں سردار اولیا
دل میں نہیں ہے کوئی بھی دُنیا کی آرزو

❖.....❖.....❖.....❖

# منقبت جنابِ ابوطالبؑ

بڑا سخی ہے ترا دَر مرے ابوطالبؑ
عظیم تر ہے ترا گھر مرے ابوطالبؑ

خود اپنے گھر میں نبوت کی پرورش کر کے
مِٹا دِیا ہے ہر اِک شَر مرے ابوطالبؑ

نبیؐ کو جس نے بچایا تھا سو کے بستر پر
وہ تیرا بیٹا تھا حیدر مرے ابوطالبؑ

ترے گھرانے کا ہر فرد ہی مثالی ہے
ہر اِک کی شان ہے برتر مرے ابوطالبؑ

یہ معجزہ ہے تیرے بیٹے ابنِ حیدرؑ کا
جو دے فرشتے کو بھی پَر مرے ابوطالبؑ

ترے گھرانے کی نسبت ملی ہے جب سے مجھے
نہیں ہے کوئی بھی اب ڈر مرے ابوطالبؑ

موّدتِ شہہِ ارض و سما کی دولت سے
مرا بھی دامنِ دِل بھر مرے ابوطالبؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

وہ خوش نصیب ہیں جو بھی سلام لکھتے ہیں
اِک اِک سُخن کو اماموں کے نام لکھتے ہیں

غمِ حُسینؑ وہ غم ہے کہ جس کو اشکوں سے
وفا کے نام بصد احترام لکھتے ہیں

جنابِ حضرت عباس کی محبت میں
وفا کے نُور سے اعلیٰ کلام لکھتے ہیں

ہر ایک دَور کے سُلطان سے وہ بڑھ کر ہیں
جو خود کو مولا کے دَر کا غلام لکھتے ہیں

انہیں کا غم ہی غمِ زندگی کا حاصل ہے
انہی کے ذکر کو ذکرِ دوام لکھتے ہیں

عظیم تر درِ آلِ رسول کی مدحت
فرشتے لکھتے ہیں سب خاص و عام لکھتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

جاں سرورِ عالم پہ فِدا کرتے رہیں گے
سرکار کا ہی ذکر سدا کرتے رہیں گے

آنکھوں میں سجاتے ہوئے اشکوں کے ستارے
اِک چشمِ عنایت کی صدا کرتے رہیں گے

ہر لمحہ انہی کی میں ثنا کرتی رہوں گی
وہ نعت کی نعمت کو عطا کرتے رہیں گے

ہر دَور اُسی ذکر سے پُر نُور رہے گا
ہم ذکرِ شہِ ارض و سما کرتے رہیں گے

سَر ہم نہ جھکائیں گے کِسی ظُلم کے آگے
مولا! یہ تری رسم ادا کرتے رہیں گے

آقاؐ کے غلاموں میں رہیں تا بہ قیامت
ہم دل سے یہی ایک دُعا کرتے رہیں گے

❖.....❖.....❖.....❖

○

ابنِ علیؑ کے خون کی تاثیر دیکھنا
میداں میں آئے اصغرؑ بے شِیر دیکھنا

مقتل میں آکے شان سے اکبر پُکارے یوں
مولا علیؑ کے جوہرِ شمشِیر دیکھنا

میداں میں جا کے حضرت قاسمؑ نے یہ کہا
جنگی کمالِ شبّر و شبیرؑ دیکھنا

دُشمن پُکارے غازی علمدارؑ دیکھ کر
حیدرؑ کے آج غیض کی تصویر دیکھنا

نوکِ سناں پہ کہتا تھا روشن بریدہ سَر
قرآں کی آج بولتی تفسیر دیکھنا

بنتِ علی کا لہجہ وہ دربارِ شام میں
بزمِ جہاں میں حق کی وہ تقریر دیکھنا

اِک بھی غمِ حُسینؑ میں آنسو جو بہہ گیا
میزان میں بھاری ہے وہی نیر دیکھنا

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

بزمِ ہستی کا اُجالا آپؐ ہیں
نُورِ حق کا صرف رستہ آپؐ ہیں

کہہ رہی ہیں دو جہاں کی عظمتیں
دو جہانوں میں ہی اعلیٰ آپؐ ہیں

تیرگی جس نے مِٹا دی چار سو
روشنی کا وہ حوالہ آپؐ ہیں

آپ کے دم سے ہے وابستہ حیات
سب کے آقا سب کے مولا آپؐ ہیں

پُر سکوں ہے زندگی جس کے تلے
رحمتوں کا ایسا سایہ آپؐ ہیں

سرنگوں ہیں آپ کے دَر پر سبھی
فخرِ آدمؑ ، فخرِ عیسیٰؑ آپؐ ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

پنجتنؑ پاک کو ہی نورِ خُدا کہتے ہیں
اہلِ حق ان کو سدا اہلِ رضا کہتے ہیں

ہم تو اس مولا کے ہیں ماننے والے جن کو
اہلِ افلاک شہِ ارض و سما کہتے ہیں

حضرت حُر کا ہے جس طور ستارہ چمکا
دُنیا والے اسے قسمت کی ادا کہتے ہیں

بزمِ کونین میں سب اہلِ مودّت دِل سے
ذکرِ شبیرؑ کو ہر دُکھ کی دوا کہتے ہیں

خونِ اصغرؑ ہے بہا نازِ وفا سے جس جا
بس اسی دشت کو ہی دشتِ بلا کہتے ہیں

جس کے صدقے میں بچے دُنیا میں سب کے پردے
بنتِ حیدرؑ کی اسے پاک ردا کہتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

جنت سے چلی بادِ صبا مانگ رہے ہیں
ہم شہرِ مدینہ کی ہَوا مانگ رہے ہیں

حاجت ہی نہیں ہم کو زَر و مال کی کچھ بھی
بس آپؐ کے قدموں میں جگہ مانگ رہے ہیں

اے سرورِ کونینؐ کرم کیجئے ہم پر
بیمار ہیں اور خاکِ شِفا مانگ رہے ہیں

ظُلمات میں ہم کب سے گھرے شہرِ ستم میں
نعلینِ محمدﷺ کی ضیا مانگ رہے ہیں

مل جائے دَرِ سرورِ عالم کی غلامی
ہر سانس پہ بس ایک دُعا مانگ رہے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

○

تلاشِ آلِ محمدؐ میں چار سُو دریا
بلا کے دشت میں بہتا ہے کُو بہ کُو دریا

رضائے حق تھی مقدّم اسے مگر پھر بھی
ہے ڈوبا اشکِ ندامت میں جُو بہ جو دریا

عجیب بات تھی اِک مشک بھر کے لوٹ آیا
اگرچہ بہتا رہا اس کے روبرو دریا

وہ پانی بھیک کی صورت میں کِس لیے مانگیں
کہ جن کی ہونٹوں کی کرتا ہو آرزو دریا

وہ جنکی پیاس ابھی بہہ رہی ہے موجوں پر
انہی کی کرتا ہے خاموش گفتگو دریا

اس ایک خیمے کی کرتا رہے گا تا بہ ابد
تلاش و فکر و ندامت سے جستجو دریا

بتول سوچتی ہوں میں کہ وقت بیت گیا
پر اب بھی صورت گریہ ہے ہو بہو دریا

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

آرزو دِل کی مدینہ دیکھنا
شہر وہ زینہ بہ زینہ دیکھنا

ایک حسرت ہے یہی آقاؐ میری
نُورِ طیبہ کا شبینہ دیکھنا

بادباں میرا ہے ان کا ذکرِ پاک
تیرتا میرا سفینہ دیکھنا

ان کے دَر کی بن گئی ہوں مَیں کنیز
اب مرا دُنیا میں جِینا دیکھنا

لفظ پڑھتے ہیں مرے پہلے دُرود
نعت میں مرا قرینہ دیکھنا

کیا لگے آقاؐ کے وہ نعلینِ پاک
عرش کا مہکا پسینہ دیکھنا

❖.....❖.....❖.....❖

○

زندگی کا مزہ حُسینؑ سے ہے
رنگ خوشبو ہَوا حُسینؑ سے ہے

خود مرے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا
عظمتِ دو سرا حُسینؑ سے ہے

فرش سے عرش تک سبھی کے لیے
معتبر ہر دعا حُسینؑ سے ہے

حُرمتِ دینِ مصطفیٰ ﷺ کی بقا
ہر گھڑی ذکرِ یا حُسینؑ سے ہے

صبر ہو ، ضبط ہو یا جرأت ہو
مجھ کو سب کچھ مِلا حُسینؑ سے ہے

میرے آقاؑ کی مہربانی سے
شہر دِل کا بسا حُسینؑ سے ہے

یہ اُجالا بتولؔ ہے جو بھی
تا ابد ہے سدا حُسینؑ سے ہے

❖.....❖.....❖.....❖

آلِ نبیؐ کے ساتھ ہیں حیدرؑ کے ساتھ ہیں
شبیرؑ کے غلام ہیں شبّر کے ساتھ ہیں

یہ معرکہ ہے خاص حرام و حلال کا
جو ہیں حلالی سبطِ پیمبرؐ کے ساتھ ہیں

اہلِ رضا ہیں جتنے بھی بزمِ حیات میں
کرب و بلا میں اعلیٰ و برتر کے ساتھ ہیں

دُنیائے رنگ و بُو میں ہیں قبضے بھی حق شناس
سب سے عظیم تر ہیں جو اس گھر کے ساتھ ہیں

سجدہ امامِ ارض و سما کا پیام ہے
جو اہلِ حق ہیں سارے بہتّر کے ساتھ ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

لعل و گہر کو ایسے لُٹایا حُسینؑ نے
دینِ محمدی کو بچایا حُسینؑ نے

دُنیا میں جس کو کوئی کبھی کر نہیں سکا
سجدہ اِک ایسا کر کے دکھایا حُسینؑ نے

سردار ہیں بہشت کے دُنیا کے بادشاہ
رُتبہ کچھ ایسا دُنیا میں پایا حُسینؑ نے

چشمِ فلک بھی جس کے لیے اشک بار ہے
اصغر کو یوں زمیں میں چھپایا حُسینؑ نے

سینچا ہے اس کو اکبر و اصغر کے خون سے
گلزارِ حق کو یوں ہے سجایا حُسینؑ نے

صدیاں گزر گئی ہیں مگر سَر بُلند ہے
یوں پرچمِ نبی کو اُٹھایا حُسینؑ نے

قرآں سے اہلِ بیت کی اُلفت ہے بے مثال
قرآں سرِ سِناں بھی سُنایا حُسینؑ نے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

مجھے یہ ناز کہ رہبر ہیں کربلا والے
سنو کہ میرا مقدّر ہیں کربلا والے

ہمیشہ درسِ صداقت دِیا زمانے کو
تمام دُنیا میں برتر ہیں کربلا والے

یزیدی لاکھوں ہی لرزاں ہیں سامنے ان کے
اگرچہ صرف بہتّر ہیں کربلا والے

انہی کے دم سے اُجالا ہے بزمِ ہستی میں
نبیؐ کے نُور کا پیکر ہیں کربلا والے

چمک ہے جن کی زمین و زماں پہ پھیلی ہوئی
نبیؐ کے خاص یہ گوہر ہیں کربلا والے

بھٹک ہی سکتا نہیں ان کے دَر پہ آیا ہُوا
یہ رہبروں کے بھی رہبر ہیں کربلا والے

مَیں ناز کرتی ہوں ان کی بتولؔ نسبت پر
ہر ایک دَور میں برتر ہیں کربلا والے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

اے کاروانِ عشق کی پہچان مرحبا
صبر و رضا کی شان کے عنوان مرحبا

دیں کی بقا ہمیشہ ترا مقصدِ حیات
بے مثل و بے مثال تری شان مرحبا

ریگِ تپاں پہ سجدہ تیرا دین کی حیات
ہر دور ہر جہان کے سلطان مرحبا

سَر نہ جھُکا کے، سَر کو کٹا کے مِرے امام
نانا سے جو نبھایا وہ پیمان مرحبا

منزل پہ اہلِ حق کے بنے تیرے نقشِ پا
دینِ خُدا پہ تیرا ہے احسان مرحبا

آلِ نبیؐ کی عظمت پُر نور کو سلام
جن کے فرشتے بنتے ہیں دربان مرحبا

لاکھوں سلام اس کی عقیدت پہ ہر گھڑی
جس دِل میں تیرے دَر کا ہو ارمان مرحبا

لاکھوں کروڑوں عظمتِ شبیرؑ پر سلام
جس نے سُنایا نیزے پہ قرآن مرحبا

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

ذکرِ احمدؐ سے محفل سجایا کرو
عشق میں ان کے آنسو بہایا کرو

یہ عبادت بھی ہے دِل کی راحت بھی ہے
ساری دُنیا کو نعتیں سُنایا کرو

بزمِ ذکرِ نبیؐ کو سجاتے ہوئے
فرش پر عرشیوں کو بُلایا کرو

لب پہ صلی علیٰ کو سجاتے ہوئے
اپنی بگڑی کچھ ایسے بنایا کرو

اے غلامانِ آقاؐ ذرا یہ سُنو!
نسبتِ مصطفیٰ ﷺ کو نبھایا کرو

سادگی سے عقیدت کی گہرائی سے
جشنِ احمدؐ کو جب بھی منایا کرو

ذکرِ شبیرؑ میں سَر جھکاتے ہوئے
آنسوؤں کو ہمیشہ بہایا کرو

جو غلامانِ آلِ نبیؐ ہیں بنے
ان کے دَر پر ہمیشہ ہی جایا کرو

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

جلالِ حُسنِ رسالت مآب دیکھا ہے
کِسی نے ایسا کہاں آفتاب دیکھا ہے

نبی کا معجزہ، انگشت کے اشارے پر
فلک پہ ٹکڑے ہُوا ماہتاب دیکھا ہے

کہ جس پہ نازاں ہو دُنیا میں حُسنِ یوسفؑ بھی
جمالِ آقاؐ پہ ایسا شباب دیکھا ہے

فرشتے سنُتے ہیں جس کو بصد نیاز و ادب
رسولِ پاکؐ کا ایسا خطاب دیکھا ہے

وہ دشت ہو کہ وہ صحرا ہو یا چمن کوئی
برستے ان کے کرم کا سحاب دیکھا ہے

نہ مِل سکی جِسے دُنیا میں باریابی کہیں
درِ نبیؐ پہ وہی باریاب دیکھا ہے

انہی کی نعت کو لکھا ہے جب بھی مَیں نے بتولؔ
دل و نظر میں عجیب اضطراب دیکھا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

عباسِ باوفا پہ کروڑوں سلام ہوں
اِس مثلِ مرتضیٰؑ پہ کروڑوں سلام ہوں

غازیؑ درِ حُسینؑ پہ ہیں سرنگوں کھڑے
اُلفت کی اس ادا پہ کروڑوں سلام ہوں

لبیک یا حُسینؑ کہا دشتِ کربلا
غازیؑ کی اس صدا پہ کروڑوں سلام ہوں

ابنِ علیؑ کو غازیؑ کے جیسا مِلا غلام
سیدہ کی اس دُعا پہ کروڑوں سلام ہوں

عباسؑ کے لہو میں تھا اِک جوشِ حیدری
اس ابن مرتضیٰؑ پہ کروڑوں سلام ہوں

غازیؑ کے دَر سے لوٹا نہیں کوئی بے مراد
اس کے در عطا پہ کروڑوں سلام ہوں

ولیوں کے دلربا تھے علمدارِ باوفا
غازیؑ سے باصفا پہ کروڑوں سلام ہوں

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

نوکِ نیزہ پہ فروزاں ہے جو انکار کے ساتھ
ہو سلام اُس پہ محبت بھرے اظہار کے ساتھ

کربلا آج بھی زندہ ہے زمانے بھر میں
جنگ جاری ہے ابھی شام کے دربار کے ساتھ

چل پڑا قافلہ دربارِ یزیدی کی طرف
کربلا آئی ہے اب عابدِ بیمار کے ساتھ

بیبیاں ساتھ تھیں ، بچے تھے ، اسیری بھی تھی
بارشِ سنگ تھی اِک عابدؑ لاچار کے ساتھ

جس کی عظمت کا کنارا ہی نہیں ہے کوئی
شکر ہے ہم ہیں اُسی سید و سردار کے ساتھ

حُر سے وہ حضرتِ حُر بن گیا اِک لمحے میں
چھا گیا دُنیا پہ جو عظمتِ کردار کے ساتھ

❖.....❖.....❖.....❖

○

ہر دِل میں فروزاں ہے جو شبیرؑ کا غم ہے
یہ بنتِ علیؑ ثانیٔ زہراؑ کا کرم ہے

عباسؑ کی پُر نور وفاؤں کا صلہ ہے
گھر گھر میں جو عباسؑ کا لہراتا علَم ہے

ہر اہلِ صداقت کی یہ منزل کا نشاں ہے
روشن جو زمانے میں ترا نقشِ قدم ہے

روکے جو کوئی حضرتِ شبیرؑ کا ماتم
جرأت ہے کسی کی نہ کسی میں بھی یہ دم ہے

بنتے ہیں ترے ذکر سے سب غوث و قلندر
سَر دَر پہ ترے ولیوں کا ہر دَور میں خم ہے

بنیادِ صداقت ہے ترا اسم گرامی
مولاؑ تیرا ہر سجدہ ہی توقیرِ کرم ہے

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

بے مثل تیرے سارے ہیں افکار مرحبا
اے دینِ حق کے قافلہ سالار مرحبا

دستورِ اہلِ حق ہے بنا کائنات میں
بیعت سے ترا آج بھی انکار مرحبا

مولاؑ جو غم میں تیرے سدا اشکبار ہیں
بزمِ جہاں میں تیرے وفادار مرحبا

عظمت تری گھرانہ ترا تیرے ہم نوا
لاکھوں کروڑوں بار ہیں صد بار مرحبا

تو فخرِ انبیا بھی ہے تو نازِ اولیا
ہر دَور کے اے سید و سردار مرحبا

ہر اہلِ دیں پہ اُن کا ہے احسان اے بتولؔ
روشن رہے گا مولا کا کردار مرحبا

❖.....❖.....❖.....❖

○

رسول پاکؐ کی عظمت کا معجزہ ہے حُسینؑ
فصیلِ عشق پہ جلتا ہُوا دِیا ہے حُسینؑ

رہ حیات میں ہر اہلِ حق کا مولا ہے
بشر کی عظمت و رفعت کا آئینہ ہے حُسینؑ

ازل سے تا بہ ابد حق کی روشنی کے لیے
عظیم تر وہ فقط شاہِ کربلا ہے حُسینؑ

کمال صبر وہ عظمت وہ حوصلہ اُن کا
زمانہ آج بھی حیرت میں ہے کہ کیا ہے حُسینؑ

تمام نبیوں کی وہ عظمتوں کا وارث ہے
دیارِ جبر میں اِک عزمِ مصطفیٰؐ ہے حُسینؑ

ہر ایک دَور میں ہر اہلِ حق کی قسمت کا
صداقتوں کی حقیقت کی اِک ضیا ہے حُسینؑ

درِ بتول پہ کیونکر نہ اب جھکے دنیا
انہی کے نُور سے پھیلی ہوئی ضیا ہے حُسینؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

مشکل میں جب بھی مَیں نے پُکارا ہے یا حُسینؑ
سُنتے ہیں آکے پل میں مری التجا حُسینؑ

یوں کربلا میں دینِ محمدﷺ بچا گئے
آتی ہے ہر طرف سے صدا مرحبا حُسینؑ

پوچھا گیا کہ صبر و یقیں کا ہے کوئی نام
اہلِ فلک نے فخر و یقیں سے کہا حُسینؑ

نانا سے اپنا عہد نبھایا حُسینؑ نے
بزمِ وفا میں آج بھی درسِ وفا حُسینؑ

ملتا درِ حُسینؑ سے ہر دل کو چین ہے
ہر درد و رنج و غم کی جہاں میں دوا حُسینؑ

شبیرؑ کی وِلا سے مرا دِل ہے ضوفشاں
مَیں خوش نصیب ہوں کہ مجھے مِل گیا حُسینؑ

جو گونجتی ہے شام و سحر کائنات میں
ہر اِک طرف سے آتی ہے بس اِک صدا حُسینؑ

چشمِ فلک نے دیکھا نہیں ایسا پھر کبھی
دُنیا میں ہے خُدا کا حسیں معجزہ حُسینؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

لے چلا دِل مجھے یوں دُعا کے قریب
مَیں بھی ہوتی گئی کبریا کے قریب

ایسا مجھ پر کرم میرے رب نے کِیا
آ گئی ہوں دَرِ مرتضیٰؑ کے قریب

روح میری بھی پُر نُور ہونے لگی
جیسے جیسے ہوئی کربلا کے قریب

پھر کوئی درد بھی باقی رہتا نہیں
جو بھی پہنچا ہے خاکِ شِفا کے قریب

ذکرِ مولا علیؑ جو مقدّر بنے
مَیں بھی ہوں راہِ حق کی صدا کے قریب

آقا زادیؑ کی مدحت کو پڑھتے ہوئے
مَیں بھی پہنچی ہوں ذکرِ ضیا کے قریب

ہم کِسی اور در پر جھُکیں بھی تو کیوں؟
ہم کھڑے ہیں درِ مرتضیٰؑ کے قریب

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

کون سمجھے عظمتِ مولا حُسینؑ
اِک صدائے جاں فزا ہے یا حُسینؑ

پیکرِ نورِ یقیں ہے آج بھی
جاوداں ہے ضوفشاں میرا حُسینؑ

آیتیں پڑھتا سناں کی نوک پر
فہمِ انساں میں نہیں آیا حُسینؑ

کہہ رہا ہے یہ علَم عباسؑ کا
نُورِ حق کا آج بھی سایہ حُسینؑ

لاش پر تیرے نہ زینبؑ رو سکی
آج ماتم ہے ترا ہر جا حُسینؑ

ایک ہے بس ایک ہے کونین میں
اہلِ حق کے واسطے رستہ حُسینؑ

چار سُو رونق اِسی کے دم سے ہے
فرش تا عرش بریں چھایا حُسینؑ

جی رہی ہوں میں اِسی اُمید پر
مجھ پہ کر دے گا کرم آقا حُسینؑ

❖.....❖.....❖.....❖

○

دِل و جگر کا سکون و قرار ابنِ علیؑ
ہے کائنات کا اِک افتخار ابنِ علیؑ

ترے ہی دم سے یہ رنگینیِ حیات بھی ہے
ترے ہی دم سے ہے فصلِ بہار ابنِ علیؑ

ہر ایک دَور میں مشکل کُشا ہے ذات تری
بجھے دِلوں کا ہے تو غمگسار ابنِ علیؑ

بچایا دینِ محمدؐ کو گھر لُٹا کر بھی
نبیؐ کے دیں کا ہے تُو پاسدار ابنِ علیؑ

تمام دُنیا ترے غم میں اشکبار ہوئی
ہر اِک زمانہ ہُوا سوگوار ابنِ علیؑ

وقارِ ارض و سما تیرے صبر کی خوشبو
شعورِ حق کا فقط اختیار ابنِ علیؑ

❖.....❖.....❖.....❖

# نعت

کرنے کو دیدار چلی ہوں
طیبہ جو اِس بار چلی ہوں

ٹوٹے ہوئے اِس دِل کو لے کر
آقاؐ کے دربار چلی ہوں

لطف و کرم ہو اب تو مجھ پر
مولا اب تو ہار چلی ہوں

دیپ عقیدت کے مَیں جلا کر
کرنے اب اظہار چلی ہوں

ریاض الجنہ کہتے ہیں جس کو
دیکھنے وہ گلزار چلی ہوں

شق جو ہوئی تھی کعبے والی
دیکھنے وہ دیوار چلی ہوں

❖.....❖.....❖.....❖

○

غلام کہتے ہیں آقاؑ تمہیں سلام تمام
تمہی پہ ختم ہے مولا یہ احترام تمام

وہ نوری در جو فقط بنتِ مصطفیٰؐ کا ہے
اسی پہ جھکتے ہیں دُنیا کے سب امام تمام

ولی جہان میں ہو یا قطب، قلندر ہو
علی کے دَر سے ملے ہیں یہ سب مقام تمام

حُسینؑ ابنِ علیؑ تُجھ پہ ہوں کروڑوں سلام
پکار اُٹھے سبھی اہلِ حق تمام تمام

فرشتے، کون و مکاں اور اہلِ حق سارے
دُرود پڑھتے ہیں تُجھ پر ہی صبح و شام تمام

سناں کی نوک پہ قرآں سُناتے سبطِ نبیؐ
صراطِ نور حقیقت ہے تیرے نام تمام

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام بحضور خدیجہ طاہرہؑ

پائندہ ترے دم سے نبوت کا حشم ہے
ایمان کا حاصل تو ترا نقشِ قدم ہے

زہراؑ ہیں تری عصمت وعظمت کی گواہی
تُو نورِ ولایت کا زمانے میں حرم ہے

حاصل ہے مجھے بھی جو ترے دَر کی غلامی
اے ملکۂ عصمت یہ ترا مجھ پہ کرم ہے

اِسلام کی عظمت کی بقا ہے تیرے دم سے
اِسلام کے دامن پہ تیرا نام رقم ہے

لکھا ہے تیری عظمت و حرمت کا قصیدہ
یہ میرے سُخن کے لیے معراجِ قلم ہے

صد شُکر ملی مجھ کو ترے دَر کی غلامی
صد شُکر کہ سَر پر مرے غازی کا عَلم ہے

تُو شانِ رسالت کی نگہباں ہے ازل سے
تعریف تری جتنی کروں پھر بھی وہ کم ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

سادات کے ہم لوگ عزادار ہیں ہر پل
جو دُنیا میں ہم جیسوں کے غم خوار ہیں ہر پل

آقاؑ کا ہر اک حُکم ہی تسلیم ہے جن کو
پیکر وہ وفا کے ہیں، علمدار ہیں ہر پل

دُنیا میں فقط آلِ محمدؐ ہیں ازل سے
سردار ہیں سردار ہیں سردار ہیں ہر پل

شبیرؑ تری چشمِ عنایات کے صدقے
اصحاب سبھی تیرے وفادار ہیں ہر پل

ہر دل پہ حکومت ہے مرے سبط نبی کی
وہ تختِ دو عالم کے سزاوار ہیں ہر پل

ہر دَورِ یزیدی میں ترے چاہنے والے
سنت میں تری صاحبِ انکار ہیں ہر پل

باندی ہے ترے دَر کی مسرتؔ یہ ازل سے
جس کے یہ ضیا بار یہ افکار ہیں ہر پل

❖.....❖.....❖.....❖

○

دُنیا میں اِس لیے بھی ہے توقیرِ کربلا
شبیرؑ نے لکھی ہے یہ تحریرِ کربلا

کوئی اِسے مِٹا نہ سکے گا جہان میں
مظلوم کے لہو کی ہے تصویرِ کربلا

ہر سُو اُجالا حق کا نظر آرہا ہے جو
سچ پوچھیے تو پھیلی ہے تنویرِ کربلا

جو خواب دیکھا آپؑ کے جدِ کریمؐ نے
اس کی دِکھائی مولا نے تعبیرِ کربلا

آلِ نبیؐ کے خون سے لکھی گئی ہے جو
کیسے بیاں کرے کوئی تفسیرِ کربلا

مولا کے جس پہ بیٹھے عزادار ہیں بتولؔ
دُنیا میں صرف ان کی ہے جاگیرِ کربلا

❖.....❖.....❖.....❖

○

زمینِ کوفہ پہ خونِ ایمان بہہ رہا ہے
گھرانہ آلِ نبیؐ کا غم کیسا سہہ رہا ہے

شہید مسجد میں ہو گیا ہے وہ کعبے والا
نماز پڑھتا لہو میں تر جسم کہہ رہا ہے

نبیؐ نے مولا کہا ہے اِس کو اِسی لیے تو
ہر ایک اہلِ وفا کے دِل میں وہ رہ رہا ہے

ہر ایک مشکل میں جو ہمیشہ ہی کام آئے
زمانہ مشکل کُشا اسی کو تو کہہ رہا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

درِ حُسینؑ کا خود کو غلام لکھتی ہوں
مَیں جب بھی سبطِ نبی کا سلام لکھتی ہوں

وہ جن کے دَر سے مِلی روشنی زمانے کو
ہر ایک دَور کا ان کو امام لکھتی ہوں

مَیں دشتِ کرب و بلا میں اذانِ اکبرؑ کو
شعورِ حق کا ہمیشہ پیام لکھتی ہوں

جو کائنات میں سب سے عظیم تر ٹھہرا
گھرانہ ان کا بصد احترام لکھتی ہوں

لبوں پہ صدیوں کی پھر تشنگی سی روتی ہے
سکینہؑ بی بی کو جب تشنہ کام لکھتی ہوں

چراغِ مہر و وفا جن کے خوں سے روشن ہیں
انہی کے نوحوں کو مَیں صبح و شام لکھتی ہوں

کرم ہے ان کا مسرتؔ نبی کے صدقے سے
امام ارض و سما کا سلام لکھتی ہوں

❖.....❖.....❖.....❖

○

سرکارِ دوعالمؐ کا وہ سالار علیؑ ہے
ہر منصبِ بے مثل کا حقدار علیؑ ہے

تاریخ میں جو آج بھی ہے دِل کی بقا کا
اِسلام کا وہ مرکزی کردار علیؑ ہے

ہجرت کی ہو شب یا کہ ہو وہ غزوۂ خیبر
آقائے دو عالم کا وفادار علیؑ ہے

خود نان جویں پر ہی جو کرتا ہے گزارا
ایسا وہ زمانے کا بھی زردار علیؑ ہے

ہر ایک کی مشکل کو مٹا دیتا ہے پَل میں
ہر ٹوٹے ہوئے دِل کا بھی غمخوار علیؑ ہے

اِسلام کے ہر ایک ہی دُشمن سے ابھی تک
پھر حق کے لیے برسرِ پیکار علیؑ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

لکھا ہے حق کا خون سے منشور دشت میں
طیبہ سے آ کے پھیل گیا نُور دشت میں

اپنے وطن کو چھوڑ کے ہیں دین کے لیے
اہلِ وفا کے خیمے لگے دُور دشت میں

گلزار پر بہار بنانے کے واسطے
رب نے کِیا حُسینؑ کو معمور دشت میں

سبطِ نبی کے نُور کے جلووں کو دیکھ کر
پھِرتے ہیں اہلِ دشت بھی مخمور دشت میں

رب کی رضا میں راضی تھے اور سَر بُلند تھے
کس نے کہا کہ مولا تھے مجبور دشت میں

حق آج بھی ہے برسرِ پیکار ظُلم سے
اہلِ وفا کھڑے ہیں بدستور دشت میں

سجدے میں یہ بشر ہے یا پھر ہے خُدا کی ذات
حیرت میں ڈوبا دیکھا ہے منصور دشت میں

❖.....❖.....❖.....❖

○

طیبہ سے آ کے پھیل گیا نور دشت میں
روشن ہُوا ہے صبر کا اِک طُور دشت میں

پھیلی ہیں آس پاس مودّت کی خوشبوئیں
گلشن اگرچہ زہراؑ کا ہے دُور دشت میں

جن کے لیے چراغ رہے گُل خیام کے
جامِ عطش سے تھے وہی مخمور دشت میں

پیشِ نظر تھا منصبِ صبر و رضا تو یوں
شیرِ خُدا کا شیر تھا مجبور دشت میں

اُمّت رسولِ پاکؐ کی پہرے پہ ہر طرف
کنبہ رسولِ پاکؐ کا محصور دشت میں

کر پاؤں گی زیارتِ کرب و بلا بتول
میرے خُدا کو جب بھی ہو منظور دشت میں

❖.....❖.....❖.....❖

○

شعورِ عشقِ ولایت کی روشنی کرتے
تمام عمر ہی گزرے علیؑ علیؑ کرتے

علیؑ کا ذکر ہی دُنیا میں اسمِ اعظم ہے
نبیؐ بھی دیکھا ہے ہر پَل علیؑ علیؑ کرتے

رسولِ پاکؐ کی قربت میں ہر گھڑی رہنا
حیات گزری علیؑ کی یہ بندگی کرتے

ہر ایک دَور میں نادِ علیؑ کو پڑھتے ہوئے
سب اہلِ حق نے نبھائی یہ روشنی کرتے

جو پہلے نبیوں نے دُنیا میں معجزے ہیں کیے
مرے رسولؐ کی اُمّت کے ہیں ولی کرتے

وہ خوش نصیب بہت ہیں جو ہر زمانے میں
درِ علیؑ پہ ہیں جھکتے علیؑ علیؑ کرتے

❖.....❖.....❖.....❖

○

کتنی بُلندیوں پہ ہے ایوانِ فاطمہؑ
قرآنِ پاک میں ہے لکھی شانِ فاطمہؑ

مَیں بھی درِ بتولؑ کی ادنیٰ کنیز ہوں
مولا نصیب ہو مجھے دامانِ فاطمہؑ

جاری ہے اور جاری رہے گا یہ تا ابد
ہر اِک ولی امام پہ فیضانِ فاطمہؑ

سرکارؐ جانتے ہیں یا پھر مرتضیٰ علیؑ
کس اوج پر سجائی گئی شانِ فاطمہؑ

جس پر نثار دونوں جہانوں کی عظمتیں
بزمِ جہاں میں ایسا ہے ایمانِ فاطمہؑ

وہ حرفِ کُن کے راز سے ہوتے ہیں آشنا
جن کو نصیب ہوتا ہے عرفانِ فاطمہؑ

مجھ کو بتولؔ خوف ذرا حشر کا نہیں
کیونکہ میں ہوں غلامِ غلامانِ فاطمہؑ

❖.....❖.....❖.....❖

○

دُنیا میں بے مثال ہے عظمت حُسینؑ کی
روشن ہے کائنات میں رفعت حُسینؑ کی

ہر اہلِ حق کی منزلِ مقصود ہے یہی
اوجِ کمال پر ہے صداقت حُسینؑ کی

مَیں بھی غمِ حُسینؑ میں روؤں تمام عمر
مولا مجھے عطا ہو محبت حُسینؑ کی

عرشِ بریں پہ فرش پہ ہر ایک دَور میں
دونوں جہان پر ہے حکومت حُسینؑ کی

ہر بندگی کا ناز ہے سجدہ حُسینؑ کا
دُنیا میں ہے گواہی شہادت حُسینؑ کی

میں صبح و شام کہتی ہی رہتی ہوں یا حُسینؑ
دینِ خُدا مِلا ہے بدولت حُسینؑ کی

یہ آرزو ہے قلبِ مسرتؔ کی ہر گھڑی
مولا مجھے نصیب ہو نسبت حُسینؑ کی

❖.....❖.....❖.....❖

○

مدینے سے سفر ہے کربلا تک
نہیں محفوظ زینبؑ کی رِدا تک

جہاں بیمار کے پاؤں پڑے تھے
وہاں کی خاک پہنچی ہے شِفا تک

سَرِ شبیرؑ پہ صدقے نمازیں
کہ جس نے دی نمازوں کو بقا تک

تھی اوڑھی ثانیٔ زہراؑ نے چادر
نہ پہنچی دھوپ پھر دینِ خُدا تک

شہیدانِ وفا زندہ ہیں اب بھی
جو زندہ تھے وہی پہنچے قضا تک

سر دوشِ علمدارِ حُسینی
عَلَم سے مِل کے روئی تھی وفا تک

وہ جس میں بھائی کا بھائی تھا آقا
پہنچ پائی نہ دُنیا اس ادا تک

گواہی ہیں مسرتؔ پاک بی بی
قیامِ شاہ تھا صبر و رضا تک

❖.....❖.....❖.....❖

جنابِ غازیؑ نے روشن کیے وفا کے چراغ
ہمیشہ جلتے رہیں گے یہ کربلا کے چراغ

ہر ایک سمت ہے بس ان کی روشنی پھیلی
جلائے آلِ عبا نے جو سب رضا کے چراغ

انہی کے صدقے میں روشن ردائیں سب کی ہیں
جلائے سیدہ زینبؑ نے جو حیا کے چراغ

جلائے ابنِ علیؑ نے جو خون سے اپنے
بجھا سکے گا نہ کوئی یہ مرتضیٰؑ کے چراغ

کنیز زادی یہ ادنیٰ بتولؔ ہے تیری
جلائے رکھتی ہے ہر پل تری عطا کے چراغ

❖.....❖.....❖.....❖

○

خونِ مظلوم میں ڈوبی یہ صدا آتی ہے
دینِ اِسلام بچانے کی ادا آتی ہے

غمِ شبیرؑ میں رہتی ہیں جو آنکھیں پُر نم
واسطے ان کے مدینے سے دُعا آتی ہے

عشقِ شبیرؑ سے رہتی ہے وہ مہکی مہکی
خاکِ کربل کو جو اب چھُو کے ہَوا آتی ہے

اس قدر پیارے ہیں آقاؑ کو جنابِ شبیرؑ
آسماں والوں کی جانب سے قبا آتی ہے

ظالمو نے تو سبھی چھین لیں لیکن پھر بھی
آسماں والوں کی جانب سے ردا آتی ہے

بنتِ زہراؑ کو عقیدت سے سلامی دینے
اشک آنکھوں میں لیے بادِ صبا آتی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

دُشمنوں کے واسطے دیوار زین العابدینؑ
کاروانِ صبر کے سالار زین العابدینؑ

ربِ کعبہ کو کیا سجدہ سدا ہر گام پر
اک سراپا شُکر کا اظہار زین العابدینؑ

خاکِ پا پر ان کی کرتے ہیں فرشتے بھی سلام
بندگی کا وہ ہے اِک معیار زین العابدینؑ

صبر میں صدق و صفا میں آپؑ تھے اپنی مثال
دو جہانوں کے تھے جو سردار زین العابدینؑ

یوں پُکارے برسرِ دربار ظالم کے خلاف
ایک اعلیٰ صاحبِ گفتار زین العابدینؑ

شُکر کے سجدے کیے ہر گام پر سجادؑ نے
صبر کے اک پیکرِ انوار زین العابدینؑ

❖.....❖.....❖.....❖

علیؑ کے لہجے میں زینبؑ نے جو کلام کِیا
کروڑوں بار زمانے نے پھر سلام کِیا

یہی عظیم گھرانہ ہے جس نے دُنیا میں
محبتوں کا ہمیشہ سے نُور عام کِیا

یہی تو عظمت و حرمت کی ہیں بُلندی پر
خُدا نے ان کو ہر ایک دَور کا امام کِیا

ہمیشہ ذکر کیا میں نے آلِ احمدؐ کا
بس ایک کام یہی میں نے صبح و شام کِیا

ہمیشہ حق پہ رہو ڈٹ کے سَر کٹا کر بھی
یہ کارنامہ سنہری ہے جس نے عام کِیا

❖.....❖.....❖.....❖

○

عَلم اُٹھایا تو منظر پہ چھا گئے غازیؑ
شجاعتوں کا قرینہ سِکھا گئے غازیؑ

کِسی بھی دَور میں جس کی مثال مِلتی نہیں
وفا زمانے میں ایسی دِکھا گئے غازیؑ

وسیلہ قربتِ حق کا شعورِ عشقِ حُسینؑ
ہر اہلِ حق کو حقیقت بتا گئے غازیؑ

بتا دیا ہے جہاں کو مقامِ مہر و وفا
کچھ ایسی شان سے یوں سر کٹا گئے غازیؑ

جنابِ بی بی سکینہؑ کی پیاس کی خاطر
خود اپنی جان کی بازی لگا گئے غازیؑ

فِدا بتولؔ زمانے کی رونقیں ان پر
دِلوں میں دیپ وفا کے جلا گئے غازیؑ

❖.....❖.....❖.....❖

○

قرآں تری خاطر ابھی مصروفِ ثنا ہے
تُو ربِّ دو عالم کی صداقت کی ضیا ہے

شبیرؑ کے ہی دم سے ہے یہ دین سلامت
شبیرؑ ہی بس دینِ محمدؐ کی بقا ہے

سورج کو نہیں تاب کہ وہ آنکھ بھی کھولے
نیزے پہ سَرِ حضرتِ شبیرؑ سجا ہے

احساس عقیدت کا ، مودّت کا ، وفا کا
عباسِؑ دِلاور نے نیا عہد لِکھا ہے

حق مدحتِ شبیرؑ کا اب کیسے ادا ہو
ہر اہلِ رضا اِن کے لیے مدح سَرا ہے

شبیرؑ کی حق گوئی کا ہے جگ میں اُجالا
یہ بنتِ علیؑ ہی کی خطابت کا صلہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

سب سے بُلند تر ہے فضیلت حُسینؑ کی
کیسے کروں بیان میں عظمت حُسینؑ کی

شبیرؑ کی حیات ہے قرآں کی روشنی
چشمِ فلک نے دیکھی تلاوت حُسینؑ کی

اپنے لہو سے دُنیا کو بخشی نئی حیات
ہمّت ہے یہ حُسینؑ کی ، جرأت حُسینؑ کی

بنتِ علیؑ کا خطبہ وہ دربارِ شام میں
لہجہ علیؑ کا اور تھی ہمّت حُسینؑ کی

ہر اہلِ حق کا نعرہ یہی ہے کہ یاحسینؑ
کتنی عظیم تر ہے صداقت حُسینؑ کی

صد شُکر اے بتولؔ کہ روزِ ازل سے ہی
دِل میں رواں دواں ہے محبت حُسینؑ کی

❖.....❖.....❖.....❖

○

حسنؑ کی ابنِ علیؑ کی علیؑ کی چوکھٹ پر
فرشتے سارے کھڑے ہیں نبیؐ کی چوکھٹ پر

دُرود پڑھتے ہوئے ذکرِ کربلا کرتے
سب اہلِ دیں ہیں کھڑے بندگی کی چوکھٹ پر

یہی سہارا ہے سب کا یہی ہے میرا بھی
کھڑی ہوں میں بھی اِسی زندگی کی چوکھٹ پر

مرے حُسینؑ کی عظمت کی برتری یہ ہے
کھڑے ہیں غوث وقلندر اسی کی چوکھٹ پر

مہ و نجوم ہیں اپنے نصیب پر نازاں
کھڑے ہیں کاسہ لیے روشنی کی چوکھٹ پر

بتولؔ کتنی بڑی خوش نصیب ہوں مَیں بھی
کھڑی ہوئی ہوں میں ابنِ علیؑ کی چوکھٹ پر

❖.....❖.....❖.....❖

○

جو کربلا کی خاک تھی خاکِ شِفا بنی
مولاؑ نے چھُو لِیا تو وہی کیمیا بنی

ریگِ تپاں پہ خونِ شہیداں کی روشنی
دینِ نبی کے واسطے روشن بقا بنی

بجھتے ہوئے چراغ کی بجھتی ہوئی سی لَو
بزمِ شعور و مہر و وفا کی ضیا بنی

تاریخِ کربلا کے ہیں کردار بے مثال
تاریخِ کربلا ہے جہاں سے جُدا بنی

بنتِ علیؑ کی چادرِ تطہیر کے طفیل
ان کا کرم ہی دُنیا کی خاطر رِدا بنی

عباسؑ با وفا کی شہادت کی روشنی
اہلِ وفا کے واسطے نازِ وفا بنی

❖.....❖.....❖.....❖

○

ہر ایک سُخن وَر کو ہے مدحت کی اجازت
مطلب کہ بنانے کو ہے قسمت کی اجازت

نقشہ ہی عجب جنگ کا پھر دشت میں ہوتا
مل جاتی جو عباسؑ کو نصرت کی اجازت

مَیں روزِ ازل سے ہی عزادار ہوں ان کی
یہ آلِ محمدؐ سے ہے نسبت کی اجازت

صلوات ہی بس ایک سماعت ہے کہ جس کی
ہر اہلِ مودّت کو ہے کثرت کی اجازت

بس ایک ہی در آلِ محمدؐ کا ہے جس سے
مل سکتی ہے ہر شخص کو جنت کی اجازت

اے کاش! درِ مولاؑ پہ مِل جائے مجھے بھی
سب ان کے عزاداروں کی خدمت کی اجازت

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

مدینے سے سفر ہے کربلا کا
یہ ہے اِک معرکہ دینِ خُدا کا
رسولِ پاکؐ کے دیں کو بچانے
چلا ہے قافلہ اہلِ رضا کا

❖.....❖.....❖.....❖

○

درِ شبیرؑ سے نسبت ہے میری
یہی دُنیا یہی دولت ہے میری

جنابِ بنتِ حیدر کی بدولت
زمانے بھر میں ہی عزت ہے میری

کبھی دیکھوں درِ شبیرؑ جا کر
ازل سے بس یہی حسرت ہے میری

درِ شبیرؑ کی میں بھی ہوں باندی
بڑی پُر نُور یہ قسمت ہے میری

جسے شام و سحر کرتی رہوں گی
علیؑ کا ذکر ہی عادت ہے میری

ردائے بنتِ زہراؑ سے ہے قائم
جہاں میں جتنی بھی حرمت ہے میری

❖.....❖.....❖.....❖

یہ سوچتی ہوں کہ ایسا کوئی سلام لکھوں
مَیں دشتِ کرب کے درد و الم تمام لکھوں

ہیں انبیاء ، سبھی نازاں تری امامت پر
عظیم تر تُجھے دنیا کا میں امام لکھوں

اِک ایک سانس ترے ذکر پر نثار مری
عقیدتوں سے مہکتا ترا سلام لکھوں

یہ مجھ پہ خاص کرم ہے جنابِ زہراؑ کا
مَیں مدحتِ درِ شبیرؑ صبح و شام لکھوں

جو قلبِ کون و مکاں میں سدا مہکتا رہے
یہ آرزو ہے کہ مدحت کا وہ کلام لکھوں

حقوقِ عظمتِ نسواں بتولؔ ہر لمحہ
میں بنتِ سرورِ کون و مکاں کے نام لکھوں

❖.....❖.....❖.....❖

# سلام

کربلا کے کارواں کے مردِ میداں کو سلام
عظمتِ کون و مکاں شاہِ شہیداں کو سلام

قاسمؑ و اکبرؑ کے خوں سے اِک اُجالا ہو گیا
سجدۂ شبیرؑ کی صبحِ فروزاں کو سلام

جلتے خیموں میں رہی جو آج تک نوحہ کناں
کرب میں ڈوبی اُسی شامِ غریباں کو سلام

اصغرؑ معصوم نے ہنس کر سہا تیرِ جفا
دیکھ کر اس آسماں کی چشمِ حیراں کو سلام

جو غمِ شبیرؑ میں روتی ہیں آنکھیں مرحبا!
ضوفشاں سب کے دِلوں میں دردِ پنہاں کو سلام

ظُلم کی فصلِ خزاں جس نے مٹائی صبر سے
ابنِ حیدرؑ کی اُسی فصلِ بہاراں کو سلام

❖.....❖.....❖.....❖

مرا سلام مرے غم کی ترجمانی ہے
عطائے خاص ہے اور درد جاودانی ہے

پڑے ہیں دشت میں لاشے، جلے ہوئے خیمے
نبیؐ کی آلؑ کی یہ دُکھ بھری کہانی ہے

جو کائنات میں مالک ہیں حوضِ کوثر کے
انہی کو آج میسّر ذرا نہ پانی ہے

یہ ذکرِ آلِ محمدؐ کا فیض ہے مجھ کو
مرے سلام میں خوشبو کی جو روانی ہے

جنابِ بنتِ علیؑ کی مِلی ہے جو نسبت
یہ مجھ پہ سیدہ زہراؑ کی مہربانی ہے

ہر ایک دَور میں ذکرِ حُسینؑ روکا جائے
یزیدی فِکر کی یہ دُشمنی پُرانی ہے

محیطِ کون و مکاں ہے جو ہر زمانے میں
یہ کربلا کی کہانی بہت پُرانی ہے

یزیدی فکر ہے لیکن لبوں پہ ذکرِ حسینؑ
یہ بغضِ آلِ محمدؐ کی ہی نشانی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

جبیں کو دے مری اِک بار چوکھٹ
درِ حیدرؑ کی طرح دار چوکھٹ

محبّ ِ بابِ شہرِ عِلمِ ہوں مَیں
مجھے اس دَر کی ہے درکار چوکھٹ

وہ جس چوکھٹ پہ اُترا تھا ستارا
مری بھی ہے وہی دلدار چوکھٹ

ہراک بےچین دل اب ڈھونڈتا ہے
درِ صبر و رضا غمخوار چوکھٹ

عزاخانہ بنا پہلے مرا گھر
ہوئی پھر میری پُر انوار چوکھٹ

قرارِ دل ہے روزِ اوّلیں سے
یہ حسرت ہے کروں دیدار چوکھٹ

مری روزِ ازل سے ہے یہ حسرت
ترا مجھ کو ملے دیدار، چوکھٹ!

❖.....❖.....❖.....❖

سناں کی نوک پہ روشن جو سَر حُسینؑ کا ہے
زمانہ سارا ہی اب نوحہ گر حُسینؑ کا ہے

فلک پہ پھیلی ہوئی روشنی حسینؑ کی ہے
زمیں حُسینؑ کی ہے ہر نگر حُسینؑ کا ہے

تمام عمر جو نازاں ہے اِس غلامی پر
ہر ایک شخص بڑا معتبر حُسینؑ کا ہے

جو چھ ہی ماہ میں شہادت کا پا گیا رُتبہ
وہ بے مثال سا لختِ جگر حُسینؑ کا ہے

دل و نظر میں وفا کے دیے جلاتے ہوئے
ہر ایک اہلِ وفا پر اثر حُسینؑ کا ہے

محبّ ہونے کی یونہی سند نہیں ملتی
عمل بتاتا ہے تُو کس قدر حُسینؑ کا ہے

بچا رہا ہے مسرتؔ جو ظُلم سے دُنیا
یزید و شمر پہ چھایا وہ ڈر حُسینؑ کا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

تیرے چرچے کو بکُو دشمن ترا گمنام ہے
ہر زمانے کے لبوں پر صرف تیرا نام ہے

بزمِ ہستی میں ہے تُو سالارِ اعظم بے مثال
ہار کر بھی جنگ جیتی ہے یہ تیرا کام ہے

زندگی کو رونقیں بخشی ہیں تیری ذات نے
صبح تیرے دم سے ہے اور تیرے دم سے شام ہے

تیرے ہی اجداد تھے کعبے کی حُرمت کے امیں
تیرے ہی دم سے تو پھیلی رونقِ اِسلام ہے

آج بھی روشن دِلوں میں بنتِ حیدرؑ کا خطاب
ہر شقی القلب کے گھر میں پڑا کہرام ہے

وقت کی دہلیز پر ہیں آج بھی خیمے نصب
کاروانِ صبر کا ہر فرد تشنہ کام ہے

❖.....❖.....❖.....❖

○

لیکر علیؑ سے دولتِ عرفانِ کربلا
کہتی ہوں مَیں سلام با عنوانِ کربلا

تپتی ہوئی وہ ریت وہ میدانِ کربلا
اور اس میں امتحانِ غریبانِ کربلا

ویسے تو دعویدار محبت کے تھے بہت
تھے چند جن کے پاس تھا عرفانِ کربلا

چودہ صدی سے ختم قیامت نہ ہوسکی
ہے کربلا میں آج بھی مہمانِ کربلا

اشکِ عزا میں ہو گئے شامل جو اشکِ خوں
دامن پہ کِھل گیا ہے گلستانِ کربلا

واللہ ننھا منّا مجاہد وہی تو ہے
جو ذکرِ کربلا میں ہوا جانِ کربلا

عباسؑ جس کا نام ہے حیدرؑ کے جیسا ہے
وہ آ رہا ہے شیر نگہبانِ کربلا

سوچا تھا کچھ یزید نے لیکن ہُوا ہے کچھ
شبیرؑ نے بدل دِیا عنوانِ کربلا

شبیرؑ جب پُکاریں گے نانا کو حشر میں
مل جائے گا مدینے سے دامانِ کربلا

محشر کے روز میں بھی بنامِ وفا بتولؔ
تھاموں گی بڑھ کے دامنِ سُلطانِ کربلا

❖.....❖.....❖.....❖

○

ظُلمت کدوں سے جتنی رہی دُور روشنی
کرب و بلا میں کرتی رہی نور روشنی

پھر بھی سہے ہیں رنج و الم دشتِ کربلا
ملبوسِ عشق میں رہی مستور روشنی

بجھنے پہ بھی دیا کوئی باہر نہ جا سکا
خیمے پہ دوستی کے تھی معمور روشنی

ہاتھوں پہ حق کے طفل کی صورت لڑائی میں
باطل سے اختلاف کی بھرپُور روشنی

گرنے دِیا نہ ہاتھ سے پرچم وفاؤں کا
زخموں سے لاکھ ان میں رہی چُور روشنی

کرب و بلا میں لائے بہتّر دیے وہی
روشن ہوئی تھی کل جو سرِ طُور روشنی

یہ دیکھ کر بتولؔ ہُوا سوگوار عرش
نوکِ سناں پہ کتنی تھی مجبور روشنی

❖.....❖.....❖.....❖

○

صدقہ درِ بتولؑ یہ فن دیجئے حضورؐ
قلبِ حزیں کو نورِ سُخن دیجئے حضورؐ

دامن تہی کھڑی ہوں لیے ایک عمر سے
مجھ کو متاعِ حُبِ حسَن دیجئے حضورؐ

کھلتے ہوں جس میں لالہ وگل حمد ونعت کے
مجھ کو جہاں میں ایسا چمن دیجئے حضورؐ

بھیجوں سدا میں تحفے درود و سلام کے
دل کو مرے وہ پاک لگن دیجئے حضورؐ

کچھ اور مانگتی ہی نہیں مَیں دُعا کوئی
بخشِش میں کربلا کا کفن دیجئے حضورؐ

مصروف آپ ہی کی ثنا میں رہیں سدا
ایسی زبان، ایسا دہن دیجئے حضورؐ

❖.....❖.....❖.....❖

○

وفا شناس نگہباں سخی ابوطالبؑ
علیؑ کی عین کی اِک روشنی ابوطالبؑ

علیؑ حسینؑ و حسنؑ سے امام مہدیؑ تک
دکھائی دیتے ہیں مجھ کو سبھی ابوطالبؑ

قدم قدم پہ رہے ہیں رسولِ پاکؐ کے ساتھ
کبھی علیؑ سے دِلاور کبھی ابوطالبؑ

ہر اِک قدم پہ نبوت کے پاسباں ٹھہرے
علی ولیؑ سے دلاور جری ابوطالبؑ

سپاہی دین کی تبلیغ کے وہ پہلے ہیں
رہے ہمیشہ سے فخرِ نبی ابوطالبؑ

کمی عقیدے میں اُن کے بتول ہوتی ہے
یقیں سے جو نہیں سمجھے ابھی ابوطالبؑ

❖.....❖.....❖.....❖

○

ہماری آنکھ میں اک کربلا ہے
جہاں پر رنگ ہر شے کا جدا ہے

حسین ابنِ علیؑ کے ساتھ مقتل
جہانِ مرگ میں بزمِ بقا ہے

اسی کا باپ حیدر ماں ہے زہرا
وہی لختِ محمد مصطفیٰ ہے

ہماری آنکھ نم ہے جس کے غم میں
اسی کا غم ہر اک دکھ کی دوا ہے

مرا ہر اشک بن جائے گا گوہر
یہی توشہ مرا روزِ جزا ہے

اسی عباسؑ پر شبیرؑ نازاں
وہ جس کے نام سے زندہ وفا ہے

یہی اشعار ہیں اپنے مسرتؔ
انہی اشعار سے ہر سو ضیا ہے

# سلام

میری آنکھیں اے میرے خدا دیکھ لیں
کچھ نہ دیکھیں مگر کربلا دیکھ لیں

اپنی آنکھوں سے بڑھ کر سوا دیکھ لیں
آؤ طیبہ، نجف ،کربلا دیکھ لیں

شہ کے روضے کی لیکر مہک اپنی سمت
روز آتی ہے بادِ صبا دیکھ لیں

صرف رہ جائیں گے اہلِ بغضِ علی
حق کو باطل سے کر کے جدا دیکھ لیں

مٹ گئے کیسے سردار لشکر کے سب
کیسے پائی ہے حر نے بقا دیکھ لیں

بزمِ شبیرؑ پر مت کریں اعتراض
ساتھ آکر ہمارے ذرا دیکھ لیں

غم نہ پائیں محبانِ ابنِ علیؑ
ہر جگہ پر مسرت ادا دیکھ لیں